THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Tuesday, the October 29, 2024

(343rd Session)

Volume IX, No. 08

(Nos.01-10)

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad

Volume IX	SP. IX (08)/2024
No. 08	15

Contents

1. Recitation from the Holy Quran 1
    - Senator Sherry Rehman 2
    - Senator Falak Naz 2
2. Point of order raised by Senator Masroor Ahsan regarding the issues of excessive billing and loadshedding by K-Electric in Karachi 2
3. Point of public importance raised by Senator Fawzia Arshad regarding the worse traffic jam during VIP movements and role of ITP in Islamabad 4
4. Points of Publice Importance raised by Senator Aimal Wali Khan regarding i)visit of Russian delegation ii) Kashmir issue iii) the performance of PTI Government in Khyber Pakhtunkhwa province 7
    - Senator Syed Shibli Faraz 19
5. Point of Order raised by Senator Danesh Kumar regarding the absence of Ministers and suspension of Question Hour 20
    - Senator Syed Shibli Faraz 21
6. Pointing out of quorum 22
7. Point of clarification by Senator Syed Shibli Faraz, Leader of the Opposition 25
8. Motion Under Rule 263 moved for dispensation of rules 37
9. Pointing out of quorum 38
10. Leave of Absence 39
11. Consideration and passage of [The Seed (Amendment) Bill, 2024] 41
12. Introduction of [The Legal Aid and Justice Authority (Amendment) Bill, 2024] 44
13. Motion under Rule 194 (1) moved by Chairman Standing Committee on Communications regarding the problems being faced by the commuters due to non-availability of dedicated access from M-1 section to the Islamabad International Airport 47
14. Motion under Rule 194 (1) moved by Chairman Standing Committee on Communications regarding alarming numbers of fatalities on Highways of Balochistan due to their deteriorating conditions 48
15. Motion under Rule 194 (1) moved on behalf of Chairperson Standing Committee on Planning, Development and Special Initiatives on [The China Pakistan Economic Corridor Authority (Amendment) Bill, 2022] 49
16. Presentation of the Report of the Standing Committee on National Health Services, Regulations and Coordination on [The Universal Health Coverage Bill, 2024] 50
17. Presentation of the Report of the Standing Committee on Power regarding faulty meter-reading and overbilling of electricity bill by LESCO 50

18. Laying of the Annual Report of the Board of Directors of State Bank of Pakistan on the state of Pakistan's Economy for the Financial Year 2023-24 51
19. Laying of the Governor's Annual Report on the achievements of the Bank's objectives, conduct of monetary policy, state of the economy and the financial system for the Financial Year 2023-24 51

SENATE OF PAKISTAN
SENATE DEBATES
Tuesday, the October 29, 2024

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at one minute past eleven in the morning with Mr. Presiding Officer (Senator Saleem Mandviwalla) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ۔

إِنَّ هَٰذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ أَنَّ
لَهُمْ أَجْرًا كَبِيرًا ﴿٩﴾ وَأَنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ أَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿١٠﴾ وَ
يَدْعُ الْإِنسَانُ بِالشَّرِّ دُعَاءَهُ بِالْخَيْرِ ۖ وَكَانَ الْإِنسَانُ عَجُولًا ﴿١١﴾

ترجمہ : حقیقت یہ ہے کہ یہ قرآن وہ راستہ دکھاتا ہے جو سب سے زیادہ سیدھا ہے، اور جو لوگ (اس پر) ایمان لا کر نیک عمل کرتے ہیں، اُنہیں خوشخبری دیتا ہے کہ اُن کے لیے بڑا اجر ہے۔ اور یہ بتاتا ہے کہ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے، اُن کے لیے ہم نے ایک دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔ اور انسان برائی اس طرح مانگتا ہے جیسے اُسے بھلائی مانگنی چاہیے، اور انسان بڑا جلد باز واقع ہوا ہے۔

(سورۃ بنی اسرائیل: آیات ۹ تا ۱۱)

Mr. Presiding Officer: *Bismillahir Rahmanir Raheem,* we have to take up Question hour, but I think members are not here. So, we will have to… Secretary Sahib should we delay for 30 minutes?

جی سینیٹر شیری رحمان صاحبہ۔

Senator Sherry Rehman

سینیٹر شیری رحمان: Parliamentarians کی PIPS conference میں چل رہی ہے تو بہت سارے MNAs اور بہت سے Senators شاید وہاں مصروف ہیں۔ میں تو بھاگ کر آئی ہوں but I think they may all be there so maybe give a little bit of time کیونکہ صبح دس بجے سے session شروع تھا تو they might all be there. I know they were there, مطلب بہت سارے وہاں ہیں۔ تو میرا خیال ہے کہ international event ہے تو تھوڑا سا انتظار کریں۔

Mr. Presiding Officer: Should we delay for half an hour, or an hour. What do you recommend?

Senator Sherry Rehman: I recommend that we should wait at least for half an hour, then you can see if there is a critical mass,

پھر House کو لے آئیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی، آپ کا کیا view ہے؟

Senator Falak Naz

سینیٹر فلک ناز: جناب! ہم اپنے سب کام چھوڑ کر یہاں اتنی دور سے آتے ہیں تو اس کا یہ مطلب تو نہیں ہے کہ ہم آدھا گھنٹہ یا ایک گھنٹہ انتظار کریں۔ سب کو time کا پتا ہے تو ان کو آنا چاہیے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی، I know مگر اب کیا کریں۔ مسرور صاحب آپ کو کوئی point of order ہے تو لے لیں۔

Point of order raised by Senator Masroor Ahsan regarding the issues of excessive billing and loadshedding by K-Electric in Karachi

سینیٹر مسرور احسن: بہت شکریہ جناب چیئرمین۔ میں موقع کا فائدہ اٹھاتے ہوئے کہنا چاہوں گا کہ کراچی کی آبادی تقریباً ڈھائی کروڑ ہے اور وہاں پر بجلی کا بہت مسئلہ ہے،

loadshedding کا مسئلہ ہے اور اس میں دیکھا یہ گیا ہے کہ جو لوگ بجلی کے bill وقت پر ادا کرتے ہیں تو ان پر star کی stamp لگی ہوتی ہے کہ ہاں، یہ لوگ باقاعدگی کے ساتھ bill ادا کرتے ہیں۔ پھر K-Electric والے بعض اوقات یہ کرتے ہیں کہ ان کا connection اُن لوگوں کے ساتھ جوڑ دیتے ہیں جو بجلی کے bills ادا نہیں کرتے ہیں اور پھر اُن سے کہتے ہیں کہ آپ ان کے bills لے کر ہمیں دلوائیں۔ تو ان کا کیا قصور ہے؟ وہ تو چالیس ہزار یا پچاس ہزار روپے کے bills ادا کرتے ہیں۔ یہ سارے problems ہیں اور کراچی میں بھی یہ صورت حال شدت اختیار کرتی جا رہی ہے۔

آئے دن آپ دیکھتے ہیں کہ roads بند ہو رہی ہیں، ہنگامے ہو رہے ہیں، گرمی بھی ہے، heat wave بھی ہے اور یہ ساری صورت حال ہے۔ جناب چیئرمین! میں پہلے بھی یہ کہہ چکا ہوں اور میں نے جیسے طلباء یونین کے مسئلے پر بات کی تھی، میں یہ foresee کر رہا ہوں اور یہ دیکھ رہا ہوں۔ آج بھی پنجاب یونیورسٹی میں اسلامی جمعیت طلبہ اور پشتون طلباء میں جھگڑا ہوا ہے۔ تو یہ ساری چیزیں جو کہ لوگوں کے بنیادی issues ہیں، بنیادی مسائل ہیں، پانی کا مسئلہ ہے، بجلی کا مسئلہ ہے، کم از کم یہ تو ہم لوگوں کو provide کر سکیں۔ اور اس سلسلے میں آپ سے میری گزارش یہ ہوگی کہ آپ اس کو کمیٹی میں بھیجیں اور K-Electric والوں کو بلوائیں اور اس میں ہمیں بھی بات کرنے کا موقع دیں کہ ہم پوچھ سکیں کہ اس کی وجہ کیا ہے اور وہ ایسا کیوں کرتے ہیں۔ کیا وہ لوگوں کو آپس میں لڑانا چاہتے ہیں کہ آپ bill دے رہے ہیں اور آپ bill نہیں دے رہے۔ K-Electric والے کہتے ہیں کہ آپ اُن سے bill وصول کر کے دو، نہیں تو آپ کا بھی loadshedding میں نام ڈال دیں گے اور مہینوں ایسا سلسلہ چلتا ہے۔

تو میری گزارش ہے کہ اس مسئلے کو سنجیدگی سے دیکھا جائے اور اس کو حل کرنے کی کوشش کی جائے۔ کراچی شہر ڈھائی کروڑ آبادی پر مشتمل ہے اور ایک multilingual شہر ہے۔ اس میں آئے دن ایسے معاملات ہوتے ہیں۔ بڑے عرصے کے بعد law enforcing کی محنتوں اور کوششوں سے وہاں پر امن قائم ہوا ہے۔ Political لوگوں کی جدوجہد سے، پیپلز پارٹی کی حکومت کی جدوجہد سے وہاں پر امن قائم ہوا ہے لیکن اس امن کو اب issue آئے گا اور جب لوگ ان مسائل اور issues پر نکلنا شروع ہوں گے تو وہ زیادہ خطرناک ہوتے ہیں۔ تو ان ساری چیزوں کو

دیکھا جائے اور اس کو کمیٹی میں بھیجا جائے تاکہ لوگوں کے بنیادی مسائل جیسے کہ بجلی اور پانی کا مسئلہ حل ہو سکے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: مسرور صاحب، میرا خیال ہے کہ یہ پہلے بھی کمیٹی میں جا چکا ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں تو میں دوبارہ بھیج دیتا ہوں لیکن K-Electric ایک private company ہے اور ہمارے سینیٹ کی actual jurisdiction اس پر بنتی نہیں ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ اس کو کمیٹی میں discuss کیا جائے اور ان سے ان کا view لیا جائے تو I have no objection.

سینیٹر مسرور احسن: ان کو یہ بتائیں کہ کم از کم لوگوں کو تو نہ لڑائیں۔ اگر آپ private company ہیں تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ لوگوں کو لڑائیں۔ یہ میرا کہنے کا مقصد ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی ٹھیک ہے۔ ہم اس کو کمیٹی کو بھیج دیتے ہیں۔ جی سینیٹر فوزیہ ارشد صاحبہ۔

Point of public importance raised by Senator Fawzia Arshad regarding the worse traffic jam during VIP movements and role of ITP in Islamabad

سینیٹر فوزیہ ارشد: یہ ایک بہت problem ہو رہی ہے اور وہ یہ ہے کہ VIP treatment کی وجہ سے اتنی traffic jam ہوتی ہے کہ بچے school and colleges time پر نہیں پہنچ پاتے۔ اتنا زیادہ backlog ہوتا ہے اور جب بھی کوئی وفد اسلام آباد میں آتا ہے تو it is requested that the traffic police should have an alternative arrangement اور خاص طور پر جہاں جہاں schools جانے کے راستے ہیں وہاں پر alternative roads determine کی جائیں۔

ابھی میں آئی ہوں تو مجھے کوئی problem نہیں ہوئی لیکن میری تین چار دوستوں نے فون کر کے مجھے بتایا کہ ان کے بچے school نہیں جا سکے ہیں حالانکہ ان کے امتحان ہو رہے ہیں and they are late and once they are late they are going to miss the exams which is going to cost them. تو اس لیے میری آپ

سے گزارش ہے کہ ہماراHouse of the Federationاس بات کو ضرور اہمیت دے کہ جب کبھی کوئی بھی آتا ہےاور جوVVIP routes لگتے ہیں

nowadays they are the hurdles especially for the schools and colleges.

Mr. Presiding Officer: Senator Fawzia, I think it's a good suggestion. This should be done because you are right that there is an issue of traffic. What do you want, would you like to take this up in the committee?

سینیٹر فوزیہ ارشد: پولیس اور سب کو بتائیں کہ

this is a very serious matter and it should not be taken very casually.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آپ اس کو کمیٹی میں take up کریں تاکہ

We can call Islamabad police and everyone in that committee then find way that this thing can be resolved.

سینیٹر فوزیہ ارشد: فلک ناز صاحبہ بھی especially یہی کہہ رہی ہیں کہ ان کے بچوں کا یونیورسٹی جانے کے لیے مسئلہ ہو رہا ہے۔

سینیٹر فلک ناز: میرے بچوں کا صرف مسئلہ نہیں ہے، سارے اسلام آباد کے بچوں کا مسئلہ ہے جو school going بچے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی ٹھیک ہے۔آپ اس کو کمیٹی میں take up کریں and let Islamabad police give a solution to this ٹھیک ہے۔ قائد حزب اختلاف صاحب آپ کے آنے سے پہلے

actually we wanted to start the Question Hour but not enough members are present in the House. So, we were thinking of adjourning the session for about 30 minutes till members arrive. There is some conference going on and where all members have gone to some global conference.

سینیٹر سید شبلی فراز: ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے، ہم دیکھ رہے ہیں کہ نہ کوئی وزیر ہے، وہ ایک normal وتیرہ ہو چکا ہے جو بھی غیر ضروری اور غیر آئینی ترامیم ہوتی ہیں، اس کے لیے سب پہنچے ہوتے ہیں اور ان کو پہنچایا جاتا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اگر آدھے گھنٹے کا وقفہ ہو لیکن اجلاس ضرور ہونا چاہیے۔ I think کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ لوگ آئیں گے اور ہم اپنی proceedings کو جاری کریں۔ یہ نہ ہو کہ ایک House کو unilaterally reconvene ہونا چاہیے اور اس کے بعد جو quorum situation ہو گی but you would like to have a meaningful discussion here today and everyday infact. Quorum کو پورا کرنا یہ حکومت کی ذمہ داری ہے، یہ حزب اختلاف کی ذمہ داری نہیں ہے لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ یہاں پر ہر چیز اپنے pleasure اور interest کے مطابق کی جاتی ہے۔ So, this is not what this House was made for. ہم نے یہاں پر باتیں کرنی ہیں، ہم نے قانون سازی کرنی ہے لیکن وہ قانون سازی نہیں کرنی جو پچھلے ہفتے یا پچھلے دو ہفتے ہوئی ہے یا پچھلے سات، آٹھ مہینوں میں ہوئی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کو کریں اور ہم اس پر بات کرنا چاہیں گے کہ ممبران اپنی بات کر سکیں تو یہ opportunity ضرور ملنی چاہیے۔ I hope while we are talking, people has started trickling in تو اگر آپ اس کو adjourn کرتے ہیں تو بھی ٹھیک ہے، اگر ویسے چل رہے ہیں تو تب بھی ٹھیک ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: میں نے اس لیے آپ کی رائے مانگی ہے کہ if you want to continue, we can continue but the point is that there

is nobody from the Treasury and there are no members who need to ask the question. اچھا ٹھیک ہے۔ سینیٹر ایمل ولی خان صاحب۔

<u>**Points of Publice Importance raised by Senator Aimal Wali Khan regarding i)visit of Russian delegation ii) Kashmir issue iii) the performance of PTI Government in Khyber Pakhtunkhwa province**</u>

سینیٹر ایمل ولی خان: جناب! آپ کا شکریہ۔ Pleasure seeing you are on that Chair اور آپ کے ہوتے ہوئے بھی اتنا جلدی موقع مل سکتا ہے ورنہ بڑی منتیں کرنی پڑتیں ہیں۔ جی، پھر بھی we can have the privilege. جناب! I congratulate you and all the team. ایک کامیاب ترین Russian Speaker کا دورہ گزرا ہے۔ الحمدللہ، جیسے میں نے کل بھی ذکر کیا کہ ہمارے آباؤ اجداد کی یادداشت ہے، ان کی چاہت ہے۔ What I think now کہ ہر کسی کا اپنا prospective ہوتا ہے لیکن what I think, now Pakistan is somewhat going on the right track. ہمیں اپنے ہمسایہ ممالک کے ساتھ بہتر سے بہتر تعلقات رکھنے چاہییں۔ جناب! ہمیں Russia and China سے اچھے تعلقات کی ضرورت ہے، we must step ahead. ہم آج اگر بہت سی چیزوں کو side پر رکھ کر Russia کے across the table بیٹھ سکتے ہیں، ہم اگر بہت سی چیزوں کو side پر رکھ کر America کے ساتھ across the table بیٹھتے ہیں اور ہم بہت سی چیزوں کو side پر کرکے بہت سے ممالک کے ساتھ across the table بیٹھتے ہیں۔ ہمیں اسی طرح بہت سی چیزوں کو side پر کرکے India کے ساتھ بھی بیٹھنا چاہیے، اگر ہم مسئلہ کشمیر کا حل نکالنا چاہتے ہیں اور کوئی سنجیدگی سے چاہتا ہے کہ مسئلہ کشمیر حل ہو۔ جناب! Saying again and again, یہ نہ dechannelizing سے حل ہو گا، یہ نہ زور زبردستی سے حل ہو گا اور یہ نہ ایک ملک کر سکتا ہے۔ اس میں پاکستان، China and India all them have to sit across the table. اور مسئلہ کشمیر کا حل تب ہی ہو گا جب پاکستان، China and India ایک ساتھ بیٹھیں گے اور

اس مسئلے کو مسئلہ سمجھیں گے اور اس کا کوئی حل نکالیں گے۔ Otherwise, I think, what the situation says, we must keep that thing aside, we must move on, we must have a friendly relationship with every neighbouring country. Sir, as a Parliamentarian, as a Member of the Senate and as a Member of Opposition میرا گلہ ہے کہ قائد حزب اختلاف صاحب! کل بہت بڑا دن تھا جب PTI کا Parliamentary Leader یہاں پر بیٹھ سکتا ہے اور وہ PTI کا پارلیمانی لیڈر ہوتے ہوئے delegation کو welcome کرتا ہے، ایک helping hand extend کرتا ہے۔

جناب! آج حاضری ہو یا نہ ہو لیکن کل حاضری بہت ضروری تھی کیونکہ ہم کل نہ ANP تھے، نہ ہم PTI تھے، نہ ہم پاکستان پیپلز پارٹی تھے اور نہ ہم پاکستان مسلم لیگ (ن) تھے بلکہ ہم سب کل یہاں پر بیٹھے ہوئے پاکستان تھے۔ پاکستان سے بڑھ کر کچھ بھی نہیں ہے، کیا ہماری انا اتنی بڑی ہو گئی ہے کہ ہم اپنے وطن عزیز کو بھول جائیں۔ وہ وطن عزیز ہے، ہم جس کی حکمرانی کر چکے ہیں، وہ وطن عزیز ہے، ہم جس کی کل حکمرانی کرنا چاہتے ہیں۔ خدانخواستہ! ہم نہیں، ہم نہ کبھی کرنا چاہتے ہیں، نہ کبھی کی ہے اور ان شاء اللہ، نہ کبھی کریں گے جو خواہش مند ہیں اور جو اس کے لیے لڑتے ہیں پھر وہ آج بھی پاکستان کو مانیں۔

جناب! اس کے ساتھ کہوں گا کیونکہ آج موقع ملا ہے اور لوگ بھی کم ہیں تو آپ اور ہم تھوڑی باتیں کر لیتے ہیں، تھوڑا وقت کم ہے، فائدہ اٹھا لیتا ہوں اور گھڑی بھی بند ہے، اس کا اور بھی زیادہ مزہ ہے۔ آپ کے ہوتے ہوئے مجھے بڑے fundamental rights مل رہے ہیں۔ جناب! Israel اور فلسطین کا مسئلہ کسی پارٹی کا مسئلہ نہیں ہے، کسی ملک کا بھی مسئلہ نہیں ہے بلکہ پوری امت مسلمہ کا مسئلہ ہے۔ چلیں کل نہ آئے، خیر ہے لیکن جس دن پورا پاکستان مل بیٹھ کر دنیا کو ایک پیغام دینا چاہ رہا تھا، اس دن آپ کی ضرورت تھی کہ آپ بھی آتے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ بھی Israel کی مخالفت ہی کریں گے، پارٹی پر الزام لگتے ہیں لیکن میں پھر بھی یہ سمجھتا ہوں کہ آپ Israel کی مخالفت کریں گے، آپ کھل کر Israeli lobby کی مخالفت کریں گے اور آپ کھل کر

فلسطین کی مظلوم قوم کا ساتھ دیں گے۔ معذرت کے ساتھ کہوں گا کہ مجھے آج موقع ملا تو میں یہ بول رہا ہوں۔

جناب! میں آج بڑی تیاری سے آیا ہوں اور عاجزی سے اجازت لوں گا۔ میں اپنے colleagues سے بہت عاجزی سے معذرت خواہ ہوں۔ جناب! میرے جتنے بھی PTI کے Senators ہیں، میں ان کی عزت کرتا ہوں، میرے جتنے بڑے ہیں، میں ان سب کی respect کرتا ہوں۔

میں ان کو پیار سے ملتا ہوں۔ ان شاءاللہ کل بھی جو مجھے پیار سے ملے گا میں ان کو پیار سے ملوں گا۔ جناب! repercussion ہوتی ہے لیکن سینیٹ کو چھوڑ کر باہر سے پورا پاکستان دیکھتا ہے۔ میں دلیل سے بات کرتا ہوں مجھے پی ٹی آئی کے MNAs, MPAs اور ان کا ماشاءاللہ ISPR کا دیا ہوا تحفہ ہے fifth generation والے key board warriors ہیں وہ سب مجھے گالیاں دیتے ہیں۔ میرے والد صاحب، دادا کو گالیاں دیتے ہیں۔ میرے پڑدادا کو یاد کر لیتے ہیں۔ میری والدہ ابھی فوت ہوئی ہیں، انسان ہیں، الحمدللہ میں دلیر اس کو سمجھتا ہوں جو سامنے منہ پر آ کر کوئی بات یا گالی دے۔ اس طرح تو پیٹھ کے پیچھے لوگ ہر کسی کو بول دیتے ہیں۔ یہ بزدل ہوتے ہیں اور میں ان کو بزدل ہی سمجھوں گا۔ مرد وہ ہے جو سامنے آ کر بات کرے۔

جناب والا! میں نے اس دن دلیل سے یہ بات کی کہ 26ویں آئینی ترمیم کے جو special committee کے members تھے وہ سب اس کے گواہ ہیں کہ ہم نے ہر meeting میں پی ٹی آئی کے پانچ ممبرز کی تقریریں سنی ہیں اور ہر meeting میں یہ التجا کی ہے کہ آپ تجاویز دیں، آپ تجاویز دیں۔ جناب! میں کہتا ہوں پی ٹی آئی کا جو چیئرمین چنا ہے آپ اس کو اپنا چیئرمین مان لیں۔ پی ٹی آئی جناب بیرسٹر گوہر خان صاحب کو خود اپنا چیئرمین نہیں مانتی۔ وہ خود on record پر آ کر کہتا ہے کہ ہمارا اور JUI کا مسودہ ایک ہو چکا ہے۔ ہم ایک ہی مسودے پر چل رہے ہیں۔ سینیٹر سید علی ظفر صاحب اور جناب عمر ایوب صاحب جو dictator کا پوتا، نواسہ مجھے اس کا پتا نہیں ہے کیا ہوتا ہے لیکن grandson of the great Field Marshal Ayub

Khan sahib ہی میں بول رہا ہوں۔ یہ تربیت اللہ نہ کرے ہمیں نصیب ہو۔آپ کو یہ نصیب ہو جائے۔اللہ کرے آپ سب کی اولادوں کو نصیب ہو جائے۔

میرے خیال میں جتنے بھی سیاسی لوگ یہاں پر بیٹھے ہیں وہ اس چیز کو اپنی تذلیل سمجھتے ہیں۔ میں ان سے معذرت خواہ ہوں۔ میں ان کے بارے میں بات نہیں کر رہا ہوں۔ یہ بی بی وہاں پر تھی ہی نہیں۔ میرے خیال میں اس بی بی کو شاید علم بھی نہیں ہے۔۔۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: براہ مہربانی، دیکھیں انہیں let him finished اس کے بعد آپ پھر۔۔۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر سید شبلی فراز صاحب!

سینیٹر سید شبلی فراز: جناب چیئرمین! دیکھیں یہ بات ٹھیک نہیں ہے کسی کے بڑوں کو اس طرح یاد کیا گیا ہے تو پھر یہ کوئی اور pandora box کھول رہے ہیں۔۔

سینیٹر ایمل ولی خان: جناب چیئرمین! کھولنے دیں۔آپ یاد کر لیں۔ وہ سب میرے بڑوں کو گالیاں دے رہے ہیں۔ جناب! نہیں میں نے آپ کو کوئی گالی نہیں دی۔۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر صاحب!

سینیٹر ایمل ولی خان: جناب چیئرمین! میں ان کے والد صاحب کی بڑی عزت کرتا ہوں۔ he is a son of great man میں ہمیشہ یہ الفاظ دہراتا ہوں اور میں ان کو ثبوت دینے کے لیے تیار ہوں اگر ہزاروں میں نہ ہوئے تو پھر میں ادھر آئندہ نہیں آؤں گا۔ ان کے لوگ گالیاں دے رہے ہیں تو میں بات کیا کروں۔ ان کے MNAs گالیاں دے رہے ہیں، عجیب بات کر رہے ہیں۔ آپ میرے مرے ہوئے دادا، پڑدادا کو گالیاں دے رہے ہیں اور کیا کرنا ہے؟ الحمدللہ ولی خان، باچا خان، اسفندیار ولی خان پر ہم فخر کرتے ہیں۔ آپ بات کریں ہم کیوں نہ سنیں؟ ہم پھر بھی فخر کریں

گے۔ اللہ آپ کو ہمت دے آپ وہ باتیں کریں جو فراز صاحب کرتے تھے۔ فراز صاحب ان کا والد ہے، مجھے اس پر فخر ہے۔ میں اس دن ان کو سلیوٹ کروں گا جب یہ فراز صاحب کی باتیں کریں گے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی۔

سینیٹر ایمل ولی خان: جناب چیئرمین! میں آج بات کروں گا۔ میری طرف سے اجازت ہے بھلے کریں، جو کر سکتے ہیں۔ آپ سے درخواست کرتا ہوں please sir, میرے ان دونوں کو turn دے دیں تاکہ یہ بات کرلیں۔ میں ان شاء اللہ ادھر بیٹھا ہوا سنوں گا اور میری التجا ہے کہ adjourned نہ کیجئے گا۔ ان کو بات کرنے دیں تاکہ میں پھر سنوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: نہیں، adjourned نہیں کر رہا۔

سینیٹر ایمل ولی خان: جناب! میں گالیوں کا جواب گالی سے نہیں دوں گا۔ میں آج دوبارہ ایک سیاسی بات کروں گا اور میں چاہوں گا کہ یہ لوگ مجھے سیاسی جواب دیں۔ گالیاں دینا بالکل ان کا پیشہ ہے۔ یہ ان کی زبان زد عام ہے۔ اگر کوئی کہتا ہے کہ میں ولی خان کا پوتا ہوں اگر کوئی کہتا ہے کہ ہم سیاسی ہیں تو ہم سیاست کرتے ہیں۔ اگر کوئی کہتا ہے کہ جمہوری ہیں ہم جمہوریت کرتے ہیں۔ اگر کوئی کہتا کہ ہم بدمعاش ہیں تو پھر میں on the floor of the House کہتا ہوں کہ ہم سے کوئی بڑے بدمعاش نہیں ہیں، پھر ہم سب کچھ ہیں۔ یہ رویے ہم برداشت نہیں کریں گے۔ آپ کو کوئی اور جواب نہیں دے سکیں گے ٹھیک ہے میرے پاس الحمدللہ 100 سالہ تاریخ پڑی ہے جس پر میں فخر کرتا ہوں۔ جس عمر میں، میں سیاست کر رہا ہوں اس عمر میں آپ کا لیڈر جو کام اور کرتوت کرتا تھا وہ دنیا کے سامنے ہے۔ میں آج ذاتیات پر بات نہیں کروں گا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: نہیں نہیں، دیکھیں سینیٹر فوزیہ ارشد صاحبہ آپ کو opportunity ملے گی۔

سینیٹر ایمل ولی خان: نیک کرتوت تھے، حج میں تھے، عمرے میں تھے، پانچ وقت کے نمازی تھے۔ میں نے تو کرتوت کی بات نہیں کی۔۔

(مداخلت)

سینیٹر ایمل ولی خان: الحمد للہ، الحمد للہ! یہی تو بات ہے پوری دنیا کو پتا ہے۔ جناب والا! جس کی پیداوار حمید گل صاحب کرتے تھے، ماضی میں نہیں جاتا کہ میں ماضی میں جاؤں۔ جنرل ضیاء الحق صاحب کی میں بات نہیں کروں گا۔ میں جنرل حمید گل صاحب سے شروع کروں گا جس نے ان کی بنیاد رکھی۔ 30th September, 2011 مینار پاکستان میں جنرل پاشا نے جلسہ کروایا۔ جنرل ظہیر الاسلام صاحب نے 2014 میں دھرنا کروایا اور پھر جنرل فیض حمید صاحب نے 2018 کے انتخابات جتوائے یا نہیں جتوائے۔ میں نے سیاسی بات کی ہے مجھے سیاسی اور مدلل جواب مل جائے تو بڑا مزہ آئے گا نہیں تو دوسرا کام ان کا پیشہ ہے کرتے ہیں کرتے رہیں گے۔ میں پھر ان سے معذرت خواہ ہوں۔ قسم سے مجھے ادھر یہ سب بڑے پیارے ہیں اگر obviously مجھے گالی پڑے گی تو مجھے جواب دینا پڑے گا۔ میں بار بار اپنے سینیٹرز صاحبان سے معافی کی درخواست کر رہا ہوں لیکن ان سینیٹرز کو بھی پتا ہے کہ ان کے لوگ مجھے گالی دے رہے ہیں۔ ان کے MNAs, MPAs مجھے گالی دے رہے ہیں۔ ان کے ورکرز مجھے گالی دے رہے ہیں۔

جناب والا! جنرل مشرف صاحب کے referendum کو کس نے support کیا؟ آیا 100 seats کے بدلے یا 100 seats کی demand پر جنرل مشرف کے referendum کو support ہوا ہے کہ نہیں؟ کیا electables کو by force ان کے پاس بھیجا گیا ہے یا نہیں؟ ان کے اپنے صدر کس عہدے پر ہیں؟ ان کے اپنے صدر جناب چوہدری پرویز الہیٰ صاحب کا بیان ہے کہ ہمارے لوگوں کو زبردستی چھین چھین کر پی ٹی آئی میں لے جایا گیا۔

جناب جنریلوں کا بچہ، dictators کی پیداوار اور پھر طالبان کی کھلی support, آیا اس بات کی وضاحت ہو سکتی ہے کہ 2013 میں وزیرستان میں بیٹھا تحریک طالبان پاکستان کا کمانڈر یہ بیان دیتا ہے کہ ہمیں PTI کی حکومت قابل قبول ہے، اس میں کتنی صداقت ہے اور کتنی نہیں؟

2013 کی حکومت آتی ہے اس وقت کے وزیر اعلیٰ پرویز خٹک، اس وقت کے صوبائی اسمبلی کے سپیکر اسد قیصر اور شاہ فرمان باقاعدہ طالبان کو دفاتر کی offer کرتے ہیں اور عمران نیازی اسے

endorse کرتا ہے۔ انہوں نے باقاعدہ یہ سیاسی نظریہ پھیلایا کہ تحریک طالبان پاکستان کے دفاتر ہونے چاہییں، ان کو main stream میں لاؤ، ان کو پشاور میں دفتر بنا کر دو، انہیں head quarters بنا کر دو۔ آیا اس میں کتنی صداقت ہے اور کتنی نہیں؟

جناب ہم پختون قوم دہشت گردی کا مقابلہ کر رہی تھی۔ ہم لڑ رہے تھے، پاکستان پیپلز پارٹی اور عوامی نیشنل پارٹی اس دور سے گزری ہیں جس دور میں ہم نے دہشت گردوں کے خلاف لڑائی کی ہے، قربانیاں دی ہیں، سینہ کھول کر سامنے کھڑے رہے ہیں، اس دور میں ان لوگوں کے لیے دفاتر کا مطالبہ ہو رہا تھا اور پھر 2013 میں PTI کی جو حکومت پختونخوا میں آئی وہ تحریک طالبان پاکستان اور دفاعی اداروں کی ملی بھگت سے آئی۔

2018 میں ماشاءاللہ ایک اور کامیاب project پختونخوا کے بعد ایک نام جو ابھی تازہ ہے جنرل فیض اور اس وقت کی ,establishment اور میں معذرت خواہ ہوں لیکن اس میں PML(Q), MQM اور بلوچستان عوامی پارٹی نے اپنی support دی۔ جناب! جہانگیر خان ترین کے طیارے میں تحفے شاید انہیں یاد نہیں ہوں گے۔ اس حکومت کے باوجود، RTS بیٹھنے کے باوجود، فیض یابی کے باوجود جہانگیر ترین کے جہاز کی بالکل ضرورت پڑی۔ اس وقت لوگوں کے ضمیر کی آواز ہوتی تھی، وکٹ گرتی تھی، جب PTI کے ساتھ نہیں ہوتے تو آج کل کہہ رہے ہیں کہ یہ غدار ہیں۔

میں یہاں ایک اور بات بھی کروں کہ سینیٹر فیصل سلیم اور سینیٹر زرقا سہروردی، ہمارے دو عزت دار colleagues جن پر ان کی اپنی پارٹی نے الزام اور بہتان لگایا ہے۔ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ اگر criteria یہ ہے کہ اس دن جو absent تھا وہ بکا ہوا ہے تو پھر سب کو پتا ہے کہ اس دن کون کون present تھا اور کون کون absent تھا۔ نہیں تو میرے خیال میں PTI کو اپنے سینیٹرز کی ساکھ بچاتے ہوئے ان سے معذرت کرنی چاہیے کیونکہ ان پر بہت غلط الزام لگے۔ میں ان کے ساتھ اس وقت اس دکھ میں شریک ہوں کوئی criteria تو بتائیں۔ وہ لوگ آئے نہیں ہیں، انہوں نے ووٹ نہیں دیا تو absent تھے۔

(مداخلت)

سینیٹر ایمل ولی خان: آپ بھی نہیں آئے تھے، شبلی صاحب، آپ بھی نہیں آئے تھے۔ میں بیٹھوں گا اور آپ کو سنوں گا۔ Who are you to order this? You cannot order this? آپ یہ حکم نہیں دے سکتے۔ آپ حکم دینے والے کون ہیں؟

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آپ کو اگر کسی لفظ پر objection ہے تو میں expunge کر دوں گا۔ .but you have to allow him to finish آپ جواب دیجیئے گا، .but let him finish یہ جب ختم کر لیں آپ بالکل جواب دیں۔ ایمل ولی صاحب آپ اسے wind-up کریں۔

سینیٹر ایمل ولی خان: آپ میرے باپ کو بھی جانتے ہیں، آپ میرے دادا کو بھی جانتے ہیں۔ ابھی زیادہ بات نہیں کریں۔ آپ اتنا بتا دیں کہ پارٹی کو [***][1] بنے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: دوست محمد صاحب آپ بیٹھیں، پھر آپ اپنے وقت پر بولیے گا۔

سینیٹر ایمل ولی خان: آپ بتائیں کہ پارٹی کو [***] بنے ہیں۔

(مداخلت)

سینیٹر ایمل ولی خان: کیا بلوچستان پاکستان نہیں ہے؟ آپ اپنی پارٹی پر آئیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: دوست محمد صاحب آپ بیٹھیں۔ آپ ضرور جواب دیجیئے گا لیکن اپنے وقت پر بولیے گا۔ سینیٹر فلک ناز آپ بھی بیٹھیں۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آپ بیٹھیں، بیچ میں نہ بولیں۔ آپ اپنے وقت پر بولیے گا۔

---

1 [*Words expunged as ordered by the Chairman*]

سینیٹر ایمل ولی خان: جناب! بلوچستان کی elected Government topple کی گئی۔ چیئرمین سینیٹ کے انتخابات شاید ہم سب کو یاد ہوں گے۔ اس وقت ضمیر کی آواز تھی اور اب لوگ چوری ہو رہے ہیں۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: اگر آپ بیچ میں بولیں گی تو پھر آپ کو بھی کوئی نہیں بولنے دے گا۔ آپ براہ مہربانی بیٹھیں اور اپنے وقت پر بولیں۔

سینیٹر ایمل ولی خان: میں نے آپ کو نہیں بولا، میں تو آپ کو جانتا بھی نہیں ہوں۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: میں کوئی پارٹی نہیں ہوں۔ ہم نے سب کو بات کرنے کے لیے allow کیا ہے، آپ کو بھی وقت ملے گا۔ آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ کسی کو وقت نہیں دیا گیا۔ آپ بیٹھیں۔ آپ اپنے وقت پر بات کریں نہیں تو پھر آپ کے وقت پر بھی لوگ بیچ میں بولیں گے۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ایمل صاحب، براہ مہربانی آپ ادھر نہ دیکھیں۔ I will expunge it. [2][***] this is expunged. ایمل صاحب براہ مہربانی آپ complete کر لیں۔

سینیٹر ایمل ولی خان: جناب آپ انہیں کہیں کہ مجھے بولنے دیں، پھر جواب دے دیں۔ ہمیں یاد کرنا چاہیے اور tribute دینا چاہیے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ایمل صاحب ایک منٹ رکیں، Leader of the Opposition کچھ کہہ رہے ہیں۔

---

2 [*Words expunged as ordered by the Chairman*]

سینیٹر سید شبلی فراز (قائد حزب اختلاف): جناب میں کہہ رہا ہوں کہ time کو بھی ملحوظ رکھیں کیونکہ باقیوں نے بھی بولنا ہے اور کوشش یہ کریں کہ inflammatory باتیں نہ کریں کیونکہ ویسے ہی ماحول خراب ہو گا۔

Mr. Presiding Officer: Senator Aimal Wali Khan Sahib please don't make personal attacks. I have asked them.

سینیٹر ایمل ولی خان: جناب چیئرمین! ہمیں میر حاصل بزنجو صاحب (اللہ پاک انہیں بخشیں) کو یاد کرنا چاہیے، یہ جنرل فیض سے پوچھ لیں۔ یہ سارے وقت ہم نے دیکھے ہیں اور وضاحت اچھی بات ہے، لڑنے سے کچھ نہیں ہو گا، مجھے پختون کیا کہتے ہیں اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ میں تو آپ سے جو سوال پوچھ رہا ہوں، میری آپ سب سے یہ گزارش ہو گی اور میں نے بار بار یہ کہا ہے اور ایک بار پھر بول رہا ہوں کہ میں اپنے ان سینیٹرز صاحبان سے معذرت خواہ ہوں۔ ان میں سے کسی ایک نے بھی میرے خلاف ایسے الفاظ استعمال نہیں کیے ہیں۔ ٹھیک ہے ان کے بھی جذبات ہیں لیکن جناب میں ایک مدلل بات کر رہا ہوں لیکن مجھے گالی پڑ رہی ہے۔ میرے والد کو، دادا کو، پردادا کو، والدہ کو اور میری بہنوں کو گالیاں پڑ رہی ہیں، کیا یہ پختون لوگ اس کا جواب دیں گے، میں اس کے ثبوت آپ کو دے سکتا ہوں اور میں بھی آپ کا نام نہیں لے رہا ہوں۔ جناب performance دیکھیں۔ پختونخوا کا قرضہ دیکھ لیں۔ جب 2013 میں یہ لوگ آئے اس وقت 97 billion قرضہ تھا۔

1947 till 2013 97 billion قرضہ تھا آج ہم جہاں کھڑے ہیں یہ 1500 billion پر پہنچ گیا ہے اور جو estimate لگایا گیا ہے کہ جو اگلی حکومت 2028 تک ان کو تیسری حکومت سونپ دی گئی ہے اور الحمد للہ وہ ایک چناؤ ہے۔ 2028 تک قرضہ 3000 billion پر جائے گا۔ کیا PTI اس کی وضاحت دے سکتی ہے؟

ہمیں یاد ہے کہ PTI کا ہر budget ایک نئے Finance Minister نے پیش کیا تھا۔ چار سال چار budgets اور zero performance and I again say zero performance. وہ چار سال اس پورے پاکستان کو یاد ہیں۔ اس وقت Chief of

Army Staff General Bajwa's extensionحلال تھی اب اگر کوئی بات کر دے تو حرام ہے، ٹھیک ہے ان کے اصول ہیں۔ Parliament dysfunctionalہو رہی ہے یہ ان کے اپنے منہ سے باتیں آ رہی ہیں۔ ایک کرنل ان کی پوری حکومت اور ان کی پوری پارلیمنٹ چلا رہا تھا۔ یہ میں نہیں بول رہا ہے یہ ان کی اپنی زبانی باتیں ہیں اور President Houseاس وقتPresident House نہیں تھاordinanceکا کارخانہ تھا۔

کیا یہ اپنے tenureمیں ایک بھی mega project اس قوم کے سامنے پیش کر سکتے ہیں۔ میرے خیال میں Al-Qadir Trustایک بہت کامیاب projectتھا، میرے خیال میں توشہ خانہ ایک بہترینprojectتھا اور میرے خیال میں ملک ریاض کے ساتھ 190 million poundsوالا ایک بہترینprojectتھا۔ 12 years KPمیں حکومت اور یہ اپنی 12 years کی کارکردگی دکھا دیں۔ الحمدللہ ان کا شکریہ ادا کرو جنہوں نے دی ہے۔ جناب پریذائیڈنگ آفیسر !آپ کو میں نےrequestکی ہے۔

BRTجس میں32 billion rupees directly کھائے گئے ہیں۔ BRTجو ان کا معلوم نہیںbaby projectتھا یا معلوم نہیں اگلے بناتے تھے تو جنگلہ بس سسٹم ہوتا تھا ان کا کوئی جنتی بس سسٹم ہو گیا۔ وہ بنانا تھا14 millionمیں100 millionسے اوپر ہو گیا اور وہ ہی BRTکا پیسہ32 million on recordجو دبئی میں paymentہوئی، Dubai سے Americaگیا ہے اور AmericaسےPTIکے accountمیں آیا ہے اور 2018کے انتخابات میں استعمال ہوا ہے۔ آج تک نہ ہی کوئی پوچھے گا اور نہ ہی کوئی اس کا جواب دے گا اور میں چاہوں گا یہ بھی اب requestکریں پرویز خٹک تو اب ان کے ساتھ نہیں ہیں کہ BRTکا جوcaseتیار پڑا ہوا ہے جو الحمدللہ ایک بہت اچھاprojectہے وہcaseآگے لے جائیں اور اس پر فیصلہ کر لیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ! Billion tree tsunami Forestation ایک دوسرا scam اور اب اس کی corruptionچھپانے کے لیے ہر کچھ مہینوں کے بعد ہر پختون کو معلوم ہے کہ ہمارے جنگلوں میں آگ لگ جاتی ہے۔ ان کو طریقے بہت اچھے آتے ہیں اور یہ اس

طریقے سے پاکستان میں 10 billion or 100 billion لائے تھے KPمیں corruptionکا پہلے یہ دنگل لگایا گیا تھا اور مجھے یاد ہے اس پر ایک دفعہ صوبائی پارلیمنٹری کمیٹی بنی تھی اور اس Parliamentary Committee نے بنوں میں ایک site visit کی تھی۔ بنوں میں ان کی ایک density site تھی جہاں انہوں نے کہا تھا کہ انہوں نے 20 lac پودا لگایا ہے اور جہاں میرے خیال سے دو ہزار پودا بھی نہیں تھا۔ Swat Expresswayوہ project ANP, PPP governmentکا تھا، PTIنے آتے ہی اس projectکو FWOکے حوالے کیا۔ ان کو 25 yearsکے لیے leaseپر دے دیا اور KPکے لوگوں کے لیے ایک بھی فائدہ اس سے حاصل نہیں کیا گیا۔ اگر آپ کہتے ہیں اس کا جو Financial or Fiscal yearکا recordہے وہ سارا میں پیش کر دیتا ہوں۔ اس projectمیں تقریباً FWOنے 40% paymentکی ہے، 60%حکومت نے کی ہے اور 40% paymentپر وہ 25 years leaseپر ان کو دے دیا۔ وہ obviously اس وقت تحفے ہوتے تھے کچھ ان کو اس وقت مل رہے ہوتے تھے کچھ یہ لوگ ان کو دیتے تھے۔

MTI Act آ رہا ہے KPمیں، ان کے کوئی کزن تھے برکی صاحب ان کے ذریعے KPکا پورا health systemتباہ اور برباد کر کے رکھ دیا ہے۔ آج KPکے hospitalsمیں دوائی نہیں ہے۔ آج حالت یہ ہے کہ ہمارے صوبے کے سرکاری سکول privatizeہونے کا اعلان ہو رہا ہے۔ وہ ملک جس کے آئین میں لکھا ہے کہ بنیادی تعلیم ہر شہری کو دینا اس ریاست پر لازم و ملزوم ہے۔ ہمارے صوبے میں ان کی حکومت primary schoolsکو privatizeکرنے لگی ہے۔ Pensionsکے لیے پیسے نہیں ہیں، تنخواہ داروں کے لیے پیسے نہیں ہیں۔ Universitiesکی حالت یہ ہے کہ وہ بند ہو رہی ہیں بلکہ اس دن وزیر اعلیٰ صاحب نے ایک اعلان کیا ہے کہ یہ Universitiesکی زمینیں بیچ کر، ایسا دنیا میں کہاں ہوتا ہے۔ یہ گائے سے بیچنا شروع ہوئے تھے پھر گاڑیوں سے چلتا رہا، توشہ خانہ سے چلتا رہا اور چلتے چلتے اب Universitiesکی زمینیں بیچی جا رہی ہیں اور سرکاری سکولوں کو privateبنایا جا رہا ہے۔ یہ کون سا mind-set ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آپ اب اس کو conclude کر لیں۔

سینیٹر ایمل ولی خان: آپ کا حکم بس دو منٹ۔ Once again I am extremely sorry خانزادہ صاحب میرے بھائی ہیں جو سینیٹرز یہاں بیٹھے ہیں۔ میں آپ کی ذاتی طور پر عزت کرتا ہوں اور نہ میں نے آپ پر ذاتی attack کیا ہے اور نہ آپ نے میرے پر ذاتی attack کیا ہے لیکن اگر آپ کہتے ہیں تو میں آپ کو ثبوت دینے کے لیے تیار ہوں کہ باقاعدہ PTI کے MNAs, MPAs آپ کے seniors نے مجھے گالی دی، میرے والد کو گالی دی، میرے دادا پڑدادا کو گالیاں دیں، میری مری ہوئی والدہ کو گالیاں دیں، میری بہنوں کو گالیاں دی ہیں۔ میں نے بہت مدلل بات کی ہے گالی brigade تو چلتا رہے گا مجھے کسی کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ آپ لوگ میرے لیے عزیز ہیں میں آپ سے معذرت خواہ ہوں۔ میں نے ان شاءاللہ بہت کوشش کی کہ میں سیاست پر بات کروں، میں سیاسی بات کروں۔ آج آپ دیکھ لیں کہ وہ بیانیہ جو Cipher سے شروع ہوا تھا اور مجھے امریکہ نے نکالا اور آج امریکہ کا شکریہ ادا ہو رہا ہے کہ وہاں پر 61 Senators اس کی support میں بات کر رہے ہیں۔ یہ بہت بڑا فساد ہے میں آپ کا مشکور ہوں، آپ کے وقت کا مشکور ہوں اگر کسی کی دل آزاری ہوئی ہو تو اس پر معذرت خواہ ہوں۔ سیاسی بات کی ہے ان شاءاللہ سیاسی جواب ملے گا اور اگر مزید بھی کرنا چاہیں تو ابھی تک سیاسی بات ہی کی تھی، بولنے کو پھر بہت کچھ ہے۔

Mr. Presiding Officer: Leader of the Opposition.

Senator Syed Shibli Faraz

سینیٹر سید شبلی فراز: (عربی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: یہ اگر ہم question hour کی suspension پہلے لے لیں and then we can continue with this, if you allow. ایک منٹ ان کو please کر لینے دیں۔

Point of Order raised by Senator Danesh Kumar regarding the absence of Ministers and suspension of Question Hour

سینیٹر دنیش کمار: جناب چیئرمین! آج ہم اس کو oppose کریں گے۔ ہمارے آنے کا کیا فائدہ ہے؟ جناب چیئرمین! یہی سوالات آج چوتھی اور پانچویں بار repeat ہو رہے ہیں۔ جناب چیئرمین! یہ ہماری نالائقی ہے۔ ہم اربوں روپے حکومت کے خرچ کرکے آتے ہیں اور ہمیں جوابات بھی نہیں مل رہے ہیں۔ یہ کیا بات ہوئی؟ ہم question hour کو suspend نہیں ہونے دیں گے۔ کامل علی آغا صاحب! آپ تو یہ نہ پڑھیں کیونکہ یہ جمہوریت کے خلاف ہے۔آپ پر تہمت لگے گی۔ آپ نہ پڑھیں۔ جناب چیئرمین! منسٹر صاحبان یہاں پر کیوں بیٹھے ہوئے ہیں؟ جناب چیئرمین! منسٹر اگر نہیں آتے ہیں تو اس کا مطلب تو یہ نہیں ہے کہ آپ question hour کو suspend کر دیں۔ عجیب بات ہے۔

Mr. Presiding Officer: Mr. Ali, are you prepared to reply the questions?

Mr. Ali Pervaiz (Minister of State for Finance and Revenue): Sir, thank you very much. I am here to lay the reports on behalf of the Finance Minister.

Mr. Presiding Officer: Nobody is here from the Government for the questions hour.

Mr. Ali Pervaiz: Sir, if we just gone through the agenda. These questions pertain to the Defence and Interior Ministries.

Mr. Presiding Officer: Nobody has come.

Mr. Ali Pervaiz: Sir, I am not aware of it.

Mr. Presiding Officer: You know this is the 2nd and 3rd time it has been happening. Nobody comes for reply the questions.

گیارہ بجے سیشن کا وقت مقرر تھا۔ بارہ بجنے والے ہیں۔ Nobody has come from the Government.

Mr. Ali Pervaiz: Sir, I will convey your grievance to the Prime Minister.

اس وقت Prime Minister Sahib travel کر رہے ہیں۔ I am not aware کہ Defence Minister ان کے ساتھ company کر رہے ہیں یا نہیں کر رہے ہیں but most probably وہ ساتھ ہوں گے

but I can check and come back to you on this.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: منسٹر صاحب! آج ایک ہی سوال Defence کا ہے باقی 14 questions Interior کے ہیں۔ پارلیمانی امور کے وزیر بھی موجود نہیں ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ کوئی بھی اس وقت یہاں موجود نہیں ہیں۔ یہ دوسری اور تیسری مرتبہ ہو رہا ہے۔ یہ کوئی طریقہ کار نہیں ہے۔ جی، قائد حزب اختلاف صاحب۔ کامران صاحب! قائد حزب اختلاف کھڑے ہیں۔ میں آپ کو بھی موقع دوں گا۔ آپ فکر نہ کریں today everybody will get opportunity.

سینیٹر کامران مرتضیٰ: میں بلوچستان کے حوالے سے ایک مسئلہ پیش کرنا چاہتا ہوں۔

Senator Syed Shibli Faraz

سینیٹر سید شبلی فراز: بالکل آپ پیش کریں گے۔ میں آپ سے کچھ باتیں کرنا چاہتا ہوں۔ سب سے پہلے تو۔۔۔

Pointing out of quorum

(At this stage, Senator Hidayat Ullah Khan pointed out the quorum)

سینیٹر سید شبلی فراز: مجھے معلوم ہے کہ یہ بات کرنے کا طریقہ بزدلوں کا ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر ہدایت اللہ خان صاحب! ابھی قائد حزب اختلاف کھڑے ہوئے ہیں۔

سینیٹر سید شبلی فراز: ایمل ولی خان نے کہا ہے کہ وہ پٹھان ہے اور بہادر ہے۔ ان سے میری request ہوگی کہ وہ آ کر اس بہادری کا ثبوت دیں۔ ان points پر بات کریں۔ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔ جناب چیئرمین! یہ سیاسی طریقہ نہیں ہے کہ آپ بات کریں اور پھر بھاگ جائیں۔ دم دبا کر بھاگ جائیں۔ آج منسٹر صاحبان تشریف نہیں لائے ہیں it does not a matter. آپ مجھے یہ بتائیں کہ آپ نے کورم point out کیا ہے۔ آپ ذرا اپنی پشتون روایات کو دیکھیں۔ جناب چیئرمین! یہ سارا fixed match ہے۔ چاہے وہ چھبیسویں ویں ترمیم ہو، چاہے وہ اس طرح کا ماحول بنانا ہو کہ Leader of the Opposition کو بات نہ کرنے دی جائے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: میں تو کہہ رہا ہوں کہ آپ بات کریں۔

سینیٹر سید شبلی فراز: ہماری پارٹی کے خلاف باتیں ہوئی ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: میں تو نہیں کہہ رہا ہوں۔ ان کا Speaker on کریں۔

سینیٹر سید شبلی فراز: جناب چیئرمین! بات یہ ہے کہ ہم یہاں پر سیاسی باتیں کرتے ہیں لیکن ہم نے قانون کی باتیں زیادہ کرنی ہیں کیونکہ یہ اس House کا استحقاق ہے۔ آپ یہ دیکھیں کہ خیبر پختونخوا کے ایک لیڈر نے مختلف قسم کی باتیں کیں۔ دیکھیں لیڈر بات کر سکتا ہے اور اس چیز کا امتحان کیا ہوتا ہے کہ جب کوئی شخص irrelevant ہوتا ہے تو اس کے بارے میں کوئی بھی بات نہیں کرتا۔ جو سب سے relevant ہوتا ہے اس کے بارے میں سب بات کرتے ہیں۔ آپ Talk

Showsدیکھ لیں، آپ discussions دیکھ لیں، آپ تقریریں دیکھ لیں، آپ سینیٹ میں دیکھ لیں اور آپ Opposition کو دیکھ لیں صرف عمران خان اور PTI کی بات ہوتی ہے۔ وہ ان کا ہدف ہے۔ وہ کیوں ہے؟ اس لیے کہ پاکستان کے عوام بشمول ہمارے ان کے ساتھ 26th ویں ترمیم کے خلاف کھڑے ہوئے ہیں۔ جناب چیئرمین! دیکھیں یہ ہاؤس نامکمل ہے۔ مجھے بڑاافسوس ہے کہ خیبر پختونخوا سے تعلق رکھنے والے ایمل ولی خان ہیں جن کے بڑوں کے بارے میں ہمیشہ میں نے اچھے الفاظ استعمال کیے ہیں۔ یہ نہیں کہ میں نے ان کو خوش کرنے کے لیے کیے ہیں۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ میں بھی خیبر پختونخوا کا ایک باشندہ ہوں۔ میں condemn کروں گا چاہے وہ ایمل ولی خان ہماری پارٹی لیڈرشپ کی فیملی کے بارے میں غلط باتیں کریں یا کوئی اور ان کی فیملی کے بارے میں غلط باتیں کریں۔ نمبر ایک۔

جناب چیئرمین! دوسری بات یہ ہے کہ مجھے Russian delegation کے بارے میں دعوت نامہ آیا تھا۔ جناب چیئرمین! پہلے جو امتحانات تھے اور کل مجھے درد ہوا اور میں نے ڈاکٹر شاہد کے کلینک سے Root Canal کروایا۔ جناب چیئرمین! اس نامکمل ہاؤس کے لیے انہوں نے آواز نہیں اٹھائی۔ اب یہ بھاگنے والی باتیں ہو رہی ہیں۔

(مداخلت)

سینیٹر سید شبلی فراز: کاکڑ صاحب! آپ دل ذرا بڑا کر لیں اور میری باتیں سنیں کہ میں نے کیا کہنا ہے۔ میں نے کسی کو گالی نہیں دینی ہے۔ ہم نے صرف آئینہ دکھانا ہے کہ اس ملک میں کیا کیا ہوتا رہا ہے کہ پاکستان تحریک انصاف کے لوگوں کو جس طریقے سے اٹھایا گیا۔ جس طریقے سے چھبیسویں ترمیم کو لایا گیا۔

Mr. Presiding Officer: Quorum has been pointed out bells may be rung for five minutes. Quorum point out کر دیا گیا ہے۔ ہدایت اللہ خان صاحب! ایمل ولی خان صاحب کو بلا لیں۔ He should come.

(The bells were rung)

Mr. Presiding Officer: The quorum has been called and count has been made. 21 Senators are here. We will suspend the House. No, we will adjourn the House for 30 minutes and will reconvene after 30 minutes. I can assure you that we will reconvene in 30 minutes. Therefore, the House stands adjourned and will reconvene after 30 minutes.

[The House was then adjourned to meet again after 30 minutes]

[وقفے کے بعد 12 بج کر 50 منٹ پر اجلاس جناب چیئر مین (سید یوسف رضا گیلانی) کی زیر صدارت دوبارہ شروع ہوا]

جناب چیئر مین: لیڈر آف دی اپوزیشن! ہم نے آپ کو بہت miss کیا۔ میں نے ایک announcement کرنی ہے۔

Leader of the Opposition, we have written a letter to you. If you send the names for the Judicial Commission, we want this as soon as possible.

سینیٹر سید شبلی فراز: جی جناب! میں نے قومی اسمبلی میں لیڈر آف دی اپوزیشن سے بات کی ہے۔ انہوں نے بھی اسپیکر سے بات کی تھی۔ ہم سمجھتے ہیں کہ maximum by tomorrow آپ کو دے دیں گے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔

Senator Syed Shibli Faraz: Can I begin?

Mr. Chairman: Yes, please.

Point of clarification by Senator Syed Shibli Faraz, Leader of the Opposition

سینیٹر سید شبلی فراز: جناب چیئرمین! موقع دینے کا بہت بہت شکریہ۔ جس طرح آپ کے آنے سے پہلے ہمارے کچھ colleagues نے تقریریں کی تھیں لیکن بد قسمتی سے ہمیں اس کا جواب دینے کا موقع نہیں ملا تو ہم آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ آپ نے وہ موقع فراہم کیا ہے اور لیڈر آف دی اپوزیشن کو بات کرنے کے لیے آپ نے دعوت دی ہے۔

چیئرمین صاحب! آپ کو معلوم ہے کہ اس ہاؤس میں جب سے 2024 میں جو سینیٹرز elect ہو کر آئے ہیں، تمام صوبوں سے وہ elect ہو کر آئے ہیں ماسوائے خیبر پختونخوا کے۔ یہ ہاؤس چونکہ جمہوریت اور فیڈریشن کی ایک علامت ہے، اس میں کسی بھی ایک اکائی کے against, discriminate کرنا، میرے خیال میں نہ صرف اس ہاؤس کو weaken کرتا ہے، ہماری جمہوریت کو weaken کرتا ہے بلکہ ایک تاثر یہ جاتا ہے کہ ایک ایسا صوبہ جو پچھلے چالیس سالوں سے دہشت گردی کی لعنت سے نبرد آزما ہے، کئی لوگوں کے وہاں پر کاروبار ختم ہوئے، لوگ displaced ہوئے، شہید ہوئے، civilians ہوں، سیکورٹی فورسز ہوں، سب نے اس میں قربانیاں دیں۔ آج بھی وہ اسی دہشت گردی کی جنگ میں مبتلا ہیں جو کہ ہماری غلط پالیسیوں کی وجہ سے ہم پر impose ہو چکی ہے۔

بلوچستان دوسرا صوبہ ہے جس میں law and order کی situation بالکل قابل قبول نہیں ہے اور قابل مذمت ہے۔ بلوچستان کے عوام، اسی طرح خیبر پختونخوا کے عوام جو کہ بنیادی طور پر اس جنگ کی ایک بہت بڑی casualty رہی ہے۔ اس کے تمام تر نقصانات ان دو صوبوں نے اٹھائے ہیں تو ہم سمجھتے ہیں کہ ایسی صورتحال میں خیبر پختونخوا کے سینیٹرز کا موجود نہ ہونا، وہاں کا الیکشن

نہ ہونا، نہ صرف ایک لمحۂ فکریہ ہے بلکہ اس طرح ایک بہت غلط message جاتا ہے اور وہ اس ہاؤس کو incomplete بناتا ہے۔ شاید یہ وجہ ہو کہ وہاں پر پاکستان تحریک انصاف کے majority سینیٹرز آئیں گے۔ اس طریقے سے ایک صوبے کو محروم رکھا جارہا ہے just because سب کو معلوم ہے کہ جو majority سینیٹرز ہیں، almost 9 to 10 Senators خیبر پختونخوا سے ہماری پارٹی، پاکستان تحریک انصاف کی جانب سے آئیں گے۔

جناب عالی! نہ صرف یہ بلکہ قومی اسمبلی بھی incomplete ہے۔ Reserved seats کا issue ایک ایسا issue ہے کہ باوجود اس کے کہ سپریم کورٹ نے different occasions پر اس کی عملداری کے لیے الیکشن کمیشن آف پاکستان کو لکھا ہے لیکن الیکشن کمیشن آف پاکستان نے decide کرلیا ہے اور وہ فریق بن گیا ہے۔ انہوں نے عمل نہ کرکے سپریم کورٹ کے decision کو بھی challenge کیا ہے۔ یہ ایک بڑا لمحۂ فکریہ ہے۔ الیکشن کمیشن آف پاکستان جس کی آئینی ذمہ داری ہے کہ وہ غیر جانبدار ہو کر غیر جانبدار الیکشنز کا انعقاد کروائے۔ جہاں پر بھی election related چیزیں ہیں، ان کو وہ پورے transparently and diligently اس پر عملداری کرے لیکن اگر آپ track record دیکھ لیں کہ جس طرح سے الیکشن کمیشن آف پاکستان نے الیکشن کروائے، جس طرح سے خاص طور پر پاکستان تحریک انصاف کے candidates کے سامنے روڑے اٹکائے گئے، ہمیں symbol سے محروم کیا گیا، ان سب مشکلات کے باوجود پاکستان کے عوام نے، پاکستان تحریک انصاف اور عمران خان کو اپنا ووٹ دیا۔

کسی بھی democracy میں اصل چیز کیا ہوتی ہے؟ وہ عوام کی will ہوتی ہے۔ آپ انہیں چاہے جو بھی symbol دے دیں، لوگوں نے اپنی رائے کا اظہار کیا۔ اس رائے کو بڑی ڈھٹائی اور بے شرمی سے flaunt کیا گیا اور اس کے results میں بہت massive level پر tampering کی گئی جس کی وجہ سے ہم سمجھتے ہیں کہ آج کی حکومت legitimate نہیں ہے۔ خاص طور پر جب ساری دنیا میں یہ بات ہو کہ یہ elections, free and fair نہیں تھے اور اس کے نتیجے میں آنے والی assemblies یعنی دونوں Houses جو کہ دونوں incomplete ہیں، کیا وہ ایک ایسی legislation کر سکتے ہیں جس کے ذریعے آئین پاکستان

میں ترمیم کی جاسکے؟ ایک ایسا ماحول بنادیا گیا ہے کہ جس میں اس ہاؤس کے اندر membership incomplete ہے، ہاؤس مکمل نہیں ہے، اس کے باوجود یہ Houses چل رہے ہیں۔ آپ سے میری request ہوگی، اگر آپ جمہوری سوچ رکھتے ہیں جو کہ آپ رکھتے ہیں کیونکہ آپ کا تعلق، آپ کا جو career ہے، انہی principles پر آپ نے اپنی سیاست کی ہے، اگر تو ہاؤس سمجھتا ہے بلکہ میں یہ کہوں گا کہ یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ اپوزیشن اور treasury دونوں مل کر یہاں سے ایک resolution pass کریں کہ اس ہاؤس کو مکمل کرنے کے لیے، خیبر پختونخوا میں سینیٹ کے الیکشنز کروائے جائیں تاکہ یہ ہاؤس مکمل ہوسکے۔ جب تک یہ ہاؤس مکمل نہیں ہوگا تو اس کے جو بھی فیصلے ہوں گے، تاریخ میں بھی اور even موجودہ دور میں بھی، ہمیشہ ان کے against ایک بڑا question mark ہوگا۔

جناب عالی! 2024 میں جب الیکشنز ہوگئے، جیسے تیسے بھی ہوئے، اس کے بعد جو اسمبلیاں اور سینیٹ معرض وجود میں آئے، اس میں ہم نے یہ دیکھا کہ ایک نیا رواج چل پڑا کہ کسی طرح سے پاکستان تحریک انصاف کے اراکین کو recognize نہ کیا جائے۔ کبھی independent کہا گیا، کبھی کیا اور کبھی کیا۔ سپریم کورٹ نے finally اس issue کو resolve کیا اور ایک فیصلہ دیا۔ اس فیصلے پر آج تک عمل درآمد نہیں ہوا۔ اب audacity دیکھیں، سپریم کورٹ جو کہ اس ملک کی سب سے بڑی اور apex body ہے، اس کے حکم کی خلاف ورزی کرنا یا اس پر عمل نہ کرنا، اس طرح تو آپ نے اس ملک کو ایک land of no law بنادیا ہے۔ اس سے کیا message جاتا ہے؟ اس ملک میں نہ آئین کی کوئی قدر اور وقعت ہے اور نہ سپریم کورٹ کی۔

جناب! الیکشنز سے پہلے چاہے ہماری حکومت ختم کرنی ہو یا اس کے بعد جو بھی کیسز چلے ہیں، خاص طور پر فائز عیسیٰ جو چلے گئے ہیں، انہوں نے جو بھی فیصلے دیے، صاف نظر آتا تھا کہ وہ پاکستان تحریک انصاف اور عمران خان کے خلاف ہی فیصلے دیں گے۔ یہ وقت بتائے گا لیکن وہ چیز جس سے دل دُکھتا ہے، وہ یہ ہے کہ ایسا ماحول create کردیا گیا ہے کہ جس میں پوری حکومت، اگر ہم دیکھیں کہ ہمارے treasury benches سے جو بھی تقریر کرتا ہے، جو بھی talk show ہوتا ہے، جو بھی debate ہوتی ہے، اس میں پاکستان تحریک انصاف اور عمران خان کو لایا جاتا

ہے۔ اگر تو عمران خان یا پاکستان تحریکِ انصاف irrelevant ہوتے تو لوگ ہمیں discuss ہی نہ کر رہے ہوتے۔ جس مقرر کو دیکھیں، وہ عمران خان کے خلاف شروع ہو جاتا ہے۔ اس کی پوری discussion اور تقریر کے دوران اسی ایک معاملے پر بحث ہو رہی ہوتی ہے، چاہے وہ talk shows ہوں، میڈیا ہو یا کچھ بھی ہو۔ ظاہر یہی ہوتا ہے کہ عمران خان اور پاکستان تحریکِ انصاف کے علاوہ اس ملک میں کوئی سیاسی activity ہے ہی نہیں۔ میں کہوں گا کہ واقعی نہیں ہے کیونکہ 8 فروری کو پاکستانی عوام نے ایک resounding فیصلہ دے دیا تھا کہ وہ کہاں کھڑے ہیں۔

وہ اس لئے نہیں کھڑے کہ انہیں عمران خان کی personality پسند ہے حالانکہ عمران خان کی personality ہے اور obviously ان کا اپنا ایک سحر ہے اور اپنی life کی accomplishments ہیں۔ لوگوں نے انہی پر اعتماد کیا کیونکہ وہ باقی parties test کر چکے تھے جن میں دونوں پارٹیاں یا دیگر پارٹیاں شامل ہیں۔۔ پاکستان اگر آج اس حالت میں ہے تو پاکستان تحریکِ انصاف صرف ساڑھے تین سال کے لئے حکومت میں آئی تھی۔ جتنا بگاڑ پیدا ہوا ہے، یہ کس نے پیدا کیا ہے۔ Institutions جو dysfunctional ہوئے ہیں، یہ کس کی وجہ سے ہوئے ہیں۔ یہ ہماری وجہ سے تو نہیں ہوئے کیونکہ ہم تو ایک تھوڑے عرصے کے لئے تھے اور اگر اس میں Covid کے دو سال لگا لیں تو practically ہماری حکومت صرف ڈیڑھ سال کی تھی۔ اس کے بعد legislation اور اس ایوان کی بات آئی۔ میں اپنے ایوان کی بات کروں گا۔ جو custom made legislation کا ایک fashion introduce کیا گیا، یہ اس ایوان میں ہوا۔ آپ Elections Act میں تبدیلیاں دیکھیں یا Election Tribunals کے members اور judges and ex-judges کے معاملے میں جو somersault and see-saw ہوتا رہا، اسے دیکھیں۔ عام آدمی کو بھی نظر آرہا ہے کہ یہ جو amendments ہو رہی ہیں یا قوانین میں جو تبدیلیاں لائی جا رہی ہیں، اس کا ایک ہی مقصد ہے۔ وہ مقصد یہ ہے کہ کسی طرح سے پاکستان تحریکِ انصاف کے mandate کو چرا سکیں جو پاکستان کے عوام نے اسے دیا ہے۔ Elections ہمارے under نہیں ہوئے لیکن آپ کسی طرح روڑے اٹکاتے رہے کہ پاکستان تحریکِ انصاف پارلیمنٹ میں نہ آسکے۔ Election

Tribunals کے متعلق آپ نے laws bulldoze کیے۔ ہم یہاں بڑی بڑی تقریریں سنتے تھے کہ اسلام آباد کو بالکل containerise کر دیا گیا تھا۔ اسلام آباد میں عام لوگ باہر نکل نہیں سکتے تھے اور بچے سکول نہیں جا سکتے تھے۔ وہ آج بھی جاری ہے لیکن مقصد چونکہ یہ تھا کہ پاکستان تحریکِ انصاف کے سامنے بند باندھنا تھا تو آپ نے custom made law introduce کیا جسے Peaceful Assembly and Public Order, 2024 کہتے ہیں۔ اسی طرح آپ نے legislation کے ذریعے local bodies elections کو عین وقت پر postpone کر دیا۔

جناب! اس کے بعد ایک ایسا ماحول پیدا ہوا جس میں انہیں ایک ایسی amendment pass کرنی پڑی جسے 26th Constitutional Amendment کہتے ہیں۔ ایوان کا یہ پورا استحقاق ہے کہ وہ قانون سازی کرے۔ اس لئے ہم ہیں اور یہ ہمارا بنیادی کام ہے لیکن بجائے عوام کے فائدے کی legislation کے، ہم نے وہ laws pass کیے جن کا عوام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ انہیں ان سے کوئی فائدہ نہیں ہوا بلکہ ان کا نقصان ہوا کیونکہ ان کے mandate کو neutralize کرنے کے لئے آپ نے ایسے قوانین پاس کیے جس سے ان کے vote اور mandate کی حرمت کو پامال کیا گیا۔ ہم ترامیم کر سکتے ہیں۔ ترامیم کرنا کوئی بری بات نہیں ہے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ وہ کس طریقے سے ہوتی ہیں۔ دیکھیں آئین میں ترمیم ایک بہت ہی serious issue ہے۔ آپ ملک کے سب سے بڑے document کو tamper کرتے ہیں۔ جس طریقے سے amendment ہوتی ہے، وہ آپ کو پتا ہے۔ سب سے پہلے اسے House میں introduce کیا جاتا ہے۔ اس پر بحث ہوتی ہے۔ اسے Committee میں بھیجا جاتا ہے اور اس پر discussion ہوتی ہے because constitutional amendment is not a joke. یہ basically آپ کے ملک کو چلانے کا roadmap ہوتا ہے اور پورا پاکستان گواہ ہے کہ اس amendment کا ایک لفظ بھی کسی نے نہیں دیکھا تھا اور وہ ہم سے رات میں پاس کرائی جا رہی تھی۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ وہ جو اس کی lead لے رہے تھے، وہ اپنے آپ کو ایک بڑا سیاسی خاندان سمجھتے ہیں۔ آپ بے شک ایک بڑا سیاسی خاندان تھے لیکن ابھی کیا کر رہے ہیں۔ آپ ایک ایسی ترمیم پر پارلیمنٹ کا stamp لگوا رہے ہیں جسے کسی نے دیکھا بھی نہیں ہے۔ اس

سے بڑی بے عزتی ایک سینیٹر کی چاہے وہ Treasury سے ہو یا Opposition سے ، اور کیا ہو سکتی ہے۔ آپ انہیں بغیر پڑھے، دیکھے، سمجھے اور رائے دیے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم نے اسے آج رات پاس کرنا ہے۔ اگر یہی کام کرنا ہے تو پھر یہ ایوان بند کر دیں۔ آپ کیوں اتنا خرچا کرتے ہیں۔ یہ جو ایک قسم کی decoration ہوئی ہوئی ہے، اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

جناب! اگر آپ نے کوئی قانون پاس کرنا ہے تو ایوان کی جو روایات ہیں جو ایک جمہوری معاشرے میں ہوتی بھی ہیں کہ ایک قانون آتا ہے، اس پر discussion ہوتی ہے، اس میں کچھ addition or subtraction ہوتی ہے تب وہ ایک مقفقہ ترمیم یا قانون بن جاتا ہے۔ اس کے بعد بات لمبی ہو گئی۔ باوجود تمام تر چیزوں کے، آپ کے پاس required numbers نہیں تھے۔ پھر کیا ہوا؟ جب آپ الیکشن میں روکنے میں ناکام ہوئے تو پھر آپ نے قوانین پاس کیے۔ ان سب ناکامیوں کے بعد آپ نے یہ فیصلہ کیا کہ باوجود اس کے کہ ہمارے پاس نمبر پورے نہیں ہیں لیکن یہ ہم نے پاس کروانا ہے۔ آپ نے ظلم اور جبر کا استعمال شروع کیا۔ وہ ظلم و جبر کیا تھا؟ Senators and MNAs کو intimidate کیا گیا۔ میں کوئی خاص نہیں بلکہ عام آدمی ہوں اور اپنے کسی بھی سینیٹر سے زیادہ نہیں ہوں لیکن Leader of the Opposition ہوں۔ میرے گھر پر پولیس نے چھاپے مارے۔ جناب! ہم پچھلے ایک سال سے دربدر رہے ہیں۔ ہماری families تباہ و برباد ہو گئی ہیں۔ ہمارے کاروبار تباہ ہو گئے ہیں۔ اس قسم کی situation میں۔۔۔

(مداخلت)

سینیٹر سید شبلی فراز: سینیٹر ناصر محمود بٹ! اگر آپ اسے justify کر رہے ہیں تو یہ آپ کا اپنا ظرف ہے۔ بات یہ ہے کہ اگر کسی قانون کو پاس کروانے کے لئے آپ دھونس، جبر، لالچ سے کسی کی وفاداری خریدتے ہیں تو یہ کوئی اچھا طریقہ نہیں ہے۔ مجھے بڑا افسوس ہوا۔ ہمارے ایک colleague نے ہمارے ایک minority member کو فون کیا اور کہا کہ اتنے پیسے مل رہے ہیں اور آپ وہ لے لیں۔ ہمارے اقلیتی رکن نے یہ جواب دیا کہ میرا مذہب مجھے اجازت نہیں دیتا۔ ہمارا سر شرم سے جھک گیا۔ اس نے کہا کہ ہمارا مذہب بھی اجازت نہیں دیتا لیکن کیا کریں۔ جب صورت حال ایسی ہو گی، جب آپ اپنی منشا یا free will کے بغیر ووٹ کریں گے، آپ نے

because you just wanted to کو بھی تبدیل کر دیا Article 63-A facilitate this. دیکھیں بات یہ ہے کہ۔۔۔۔

(مداخلت)

سینیٹر سید شبلی فراز: جو جھوٹ بولے اس پر اللہ کی لعنت ہو۔

Mr. Chairman: Order in the House, please.

سینیٹر سید شبلی فراز: یہ سب کچھ طشت از بام۔۔۔۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: No cross talks please. Address the chair.

سینیٹر سید شبلی فراز: دیکھیں چیئرمین صاحب میں آپ سے مخاطب ہوں اور یہی توقع رکھتا ہوں کہ۔۔۔۔

(مداخلت)

سینیٹر سید شبلی فراز: پہلی بات یہ ہے کہ میں سینیٹر ناصر محمود بٹ سے نہیں بلکہ چیئرمین صاحب سے مخاطب ہوں۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: Order in the House, please. I request that do not disturb Leader of the Opposition. I also request that whenever, Leader of the House or Leader of the Opposition speaks, do not interrupt.

(Interruption)

جناب چیئرمین: بٹ صاحب آپ تشریف رکھیں۔

سینیٹر سید شبلی فراز: جی چیئرمین صاحب۔ بات یہ ہے کہ جس طریقے سے یہ سب کچھ ہوا اس سے نہ صرف ہمارےSenators, MNAsکااستحقاق مجروح ہوا،نہ صرف ہمارے دونوں Houses expose ہوئے کہ یہاں پر یہ کام بھی ہوتا ہے، یہ توتاریخ ہے چھانگامانگا کی،اور بڑی تاریخیں ہیں، اس ملک کی بدقسمتی ہے کہ اس قوم کی چیزیں ہوتی ہیں لیکن جس طریقے سے۔۔۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: Please order in the House.

سینیٹر سید شبلی فراز: جناب چیئرمین! یہ سننا نہیں چاہتے۔ میں کچھ نہیں کہہ رہا۔ جناب! نہ میں کوئی غلط بات کروں گااور verbatim بن رہی ہے، کسی کو ایک لفظ سے بھی۔۔۔

جناب چیئرمین: بٹ صاحب کاmic بند کردیں۔جی۔

سینیٹر سید شبلی فراز: جناب چیئرمین! بات یہ ہے کہ جس طریقے سے پاکستان تحریک انصاف کےlegislators, workersاور لیڈرشپ کوtreat کیاجارہاہے،اس سے کہیں بھی یہ شائبہ نہیں ملتاکہ یہ ایک جمہوری ملک ہے، جہاں پر قانون کی عمل داری ہو۔ ہمارے چیئرمین عمران خان صاحب کے ساتھ جو سلوک ہورہاہے حتیٰ کہ jail manual کے تحت،ان کی بجلی کاٹی گئی،ان کے اخباربند کردیے گئے،ان کو چوبیس گھنٹوں میں صرف ڈیڑھ گھنٹہ باہر نکلنے دیتے ہیں جبکہ عام قیدیوں کو ساڑھے چھ بجےتک، مغرب تک باہر اجازت دی جاتی ہے۔ ان کو بیٹوں سے بات نہیں کرنے دی جارہی ہے،ان کی family کو، ان کی اہلیہ کو گرفتار کیا،ان کی دو بہنوں کو گرفتار کیا۔ جناب! یہ کیاہے؟ یہ بالکل فسطائیت کی ایک ایسی مثال ہےجو ہم غلط طرف جارہے ہیں اور نئے levels بنارہے ہیں۔

جناب! اس ملک میں ابھی تک بڑی amendments ہوئی ہیں۔ اگر میں data پر جاؤں تو ہمارے آئین میں اب تک23 amendments ہوئی ہیں، majority, 26% 8 amendments سے entirely or partly judiciary سے تعلق رکھتی ہیں۔ almost exclusively judiciary کےساتھ deal کرتی ہیں۔ باقی پانچ،وہ mix

bag ہے جس میں مختلف اور subjects but including judiciary ہے۔ اس کے contrast میں اگر آپ دیکھیں ہمارا ہمسایہ ملک ہے۔ اس میں گو کہ 106 ترامیم ہوئی ہیں لیکن صرف گیارہ یعنی دس فیصد عدلیہ سے تعلق رکھتی ہیں۔ کیوں ہیں؟ Why are we obsess with judiciary? ہمیں معلوم ہے کہ عدلیہ کا کوئی extraordinary background نہیں رہا، track record نہیں رہا، مختلف وزراء اعظم کو نکالا گیا جن میں آپ بھی شامل تھے لیکن اس کی وجوہات کیا تھیں۔ آیا اس کا تعلق صرف کسی ایک خاص 'EX' سے تھا یا بنیادی طور پر ایک فیصلہ کرلیا گیا تھا کہ EX-Prime Minister کو ہٹانا ہے، ہمارے وزیراعظم بھی اسی طرح گئے۔ بات یہ ہے کہ ہماری یہ obsession judiciary کے ساتھ ختم ہونی چاہیے۔

بنیادی طور پر ہم، جو majority ہیں، یہ tinker کرتے ہیں judiciary کے کہ کس طرح سے اپنی مرضی کے جج لانے ہیں۔ کس طرح سے ہم نے اور لوگوں کو جو اس process سے نہیں گزرے، کس طرح سے ہم نے اس کو ایک independent ادارہ بنانا ہے۔ اس 26th Amendment سے کوئی فرق نہیں پڑے گا کیونکہ جس پر مشورہ نہ ہوا ہو، جس پر بحث نہ ہوئی ہو تو اس میں بڑے gaps رہ جاتے ہیں۔ اس ترمیم کی وجہ سے ہم internationally condemn ہو رہے ہیں۔ آپ دیکھ لیں کہ جتنے بھی international indexes ہیں، ان سب میں پاکستان تقریباً آخری تین نمبروں پر ہے جس میں امن وامان، انصاف، ساری چیزیں ہیں۔

ایسی صورت حال میں جب آپ کی judicial independence پر سوالیہ نشان ہو تو پھر اس ملک میں کون invest کرے گا؟ Contracts کی کون ownership لے گا؟ کوئی invest نہیں کرے گا۔ یہاں پر جتنے بھی لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، اگر ہمیں کہا جائے کہ آپ جا کر وزیرستان میں اپنا business لگائیں، آپ کو بجلی بھی free, land free, no tax, this and that, آپ نہیں attract کر سکیں گے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ law and order and justice are the basic fundamental pivots for any society to progress and bring prosperity to the people of Pakistan.

جناب چیئر مین! میری آپ سے درخواست یہ ہو گی کہ آپ اس ایوان کی sanctity کو restore کریں۔ چیزوں کو bulldoze نہ کریں۔ اگر ہم نے کیا ہے، غلط کیا ہے لیکن یہ مطلب نہیں ہے کہ ایک کام اگر کسی ایک نے کیا، ماضی میں بھی اس طرح ہوتا رہا ہے۔ نہیں ہونا چاہیے کیونکہ یہ ملک اس قسم کی situation کا متحمل نہیں ہو سکتا جہاں پر آپ custom-made law بنائیں for a specific person or for a specific party. اس کیس میں جو نظر آ رہا ہے کہ ہدف ہے عمران خان اور ہدف ہے پاکستان تحریک انصاف۔

اپوزیشن، جو بھی ہے، ہمیں اپنے خیالات کا اظہار کرنے کا موقع نہیں ملتا۔ آج ایمل ولی خان نے جو بات کی، میں ان کی تفصیلات میں نہیں جاؤں گا کیونکہ انہوں نے کئی ایسی باتیں کی ہیں جن کا جواب دینا میں مناسب نہیں سمجھتا۔ ان کی family کے بارے میں ہمیشہ ہم نے اچھی رائے رکھی ہے، اچھی رائے رکھتے ہیں اور اچھی رائے رکھتے رہیں گے لیکن اگر اے این پی آج زوال کا شکار ہے تو اس میں ہمارا کوئی قصور نہیں ہے۔ پاکستان اور خیبر پختونخوا کے لوگوں نے ہمیں mandate دیا۔ آپ کہتے تھے کہ 2013 میں یہ ہوا، 2018 میں یہ ہوا۔ بھائی! 2024 میں کیا ہوا؟ 2024 میں تو ہم اپنا mandate واپس لینے کے لیے لڑ رہے ہیں۔۔۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: Please order in the House.

سینیٹر سید شبلی فراز: آپ کی demand کیا ہے؟ آپ کو اپنی پارٹی کی improvement پر focus کرنا چاہیے۔ آپ اپنا narrative دیں کہ آپ خیبر پختونخوا کے لوگوں سے کیا کہنا چاہتے ہیں، کیا کرنا چاہتے ہیں۔ آپ politically لڑیں۔ ہم سیاسی جماعت ہیں، ہم سیاسی طور پر لڑ رہے ہیں چاہے وہ protests ہوں، چاہے وہ دھرنے ہوں، جو بھی چیزیں ہیں، یہ ایک democratic society کی ایک manifestation ہے۔ ہم کوئی unique لوگ نہیں ہیں۔ اگر خیبر پختونخوا کے لوگوں نے تیسری مرتبہ ہمیں mandate دیا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ خیبر پختونخوا کے لوگ ہم سے خوش ہیں۔ جس دن وہ خوش نہیں ہوں گے، وہ ہمیں باہر پھینکیں گے۔

جناب چیئرمین! پہلی مرتبہ ہوا ہے، پاکستان تحریک انصاف واحد پارٹی ہے جس نے اپنے الیکشن اور اپنی Government کو repeat کیا ورنہ خیبر پختونخوا کے لوگ کسی کو دوبارہ chance نہیں دیتے، وہ ایمل ولی صاحب کو بھی پتا ہے۔ میں چاہوں گا کہ کاش ایمل ولی خان ذکر کرتے۔ خیبر پختونخوا کے جو سینیٹرز ہیں، ان کو نہیں، یہ خود تو بلوچستان سے سینیٹر بن گئے۔ خیبر پختونخوا کے لیے ان کو آواز اٹھانی چاہیے کہ ہمارے خیبر پختونخوا کے سینیٹرز کو فی الفور، بلکہ ان کو چاہیے کہ یہ resolution move کریں، ہم سب اس پر دستخط کریں گے۔ جہاں تک وہاں کے projects کا تعلق ہے، خیبر پختونخوا میں جو بھی situation ہے، اس کے لیے ہم خیبر پختونخوا کے عوام کے سامنے جوابدہ ہیں اور ان کو ہم الیکشن میں جا کر جواب دیں گے۔ اگر ہم ان کو قائل نہ کر سکیں تو وہ ہمیں باہر پھینکیں گے۔ یہ ان کا democratic right ہے۔ لیکن سلام ہے ان شہیدوں پر، ان ورکروں پر، وہاں کی لیڈرشپ پر جو کہ اتنے مشکل حالات میں یہ جو پشتون جرگہ ہوا تھا جس کو کہ ہماری حکومت نے انتہائی بردباری کے ساتھ اور ایک emerging crisis کو ہم نے contain کر لیا۔ ورنہ وہاں کے حالات کافی خراب ہیں، جب آپ وہاں پر مختلف political and democratic forces کو اس طرح دبائیں گے تو پھر دوسری طرف سے لوگ نکلتے ہیں اور ہم نہیں چاہتے کہ پاکستان، خاص طور پر پختونخوا اس کا متحمل ہو نہیں سکتا۔ کیونکہ جس طرح میں نے کہا کہ 40 سال سے زیادہ ہم لوگ suffer کرتے آئے ہیں۔ آخر میں چیئرمین صاحب! یہ جو بھی ماحول ہے اس میں sanity prevail کرنا ہوگا۔

ابھی 26 ویں ترمیم ہضم نہیں ہوئی ہے اور 27 ویں ترمیم کی بات ہو رہی ہے۔ دیکھیں اگر تو اس کا جواب یہی ہے کہ آپ کا جب دل چاہے، آپ اٹھا کے ترمیم کر دیں، اس سے کیا ہوگا وقتی طور پر آپ کو فائدہ مل جائے گا لیکن یہی قوانین جو کہ آپ اس وقت پاس کروا رہے ہیں یہ کل آپ کے گلے میں ہوں گے۔ اس چیز کو یاد رکھیں، یہ نہ سمجھیں کہ آپ ہمیشہ قوت میں رہیں گے اور ہم ہمیشہ اپوزیشن میں رہیں گے۔ وقت کا پہیہ بڑا ظالم ہوتا ہے، اس لیے یہ سوچ سمجھ کر بات کیا کریں، سوچ سمجھ کر قانون سازی کریں کیونکہ آپ اپنے ہی جال میں پھنس سکتے ہیں اور پھنسیں گے۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ پاکستان تحریک انصاف، عمران خان یہ لازم و ملزوم ہے اور جو مقدمات ان پر بنائے گئے ہیں، جو جعلی مقدمات ان پر بنائے گئے ہیں ہم اس کی سخت مذمت کرتے ہیں۔ ہم قانونی جنگ لڑ رہے

ہیں، ہم اپنی جمہوری جنگ بھی لڑ رہے ہیں اور لڑتے رہیں گے کیونکہ چیئرمین صاحب! ہم یہ سمجھتے ہیں کہ بڑا آسان ہوتا ہے بے وفا ہونا لیکن ضمیر کی موت بڑی جان کاہ ہوتی ہے۔ ہماری پارٹی، میں، میرے سارے ساتھی، میرے سارے ممبران ہم خان صاحب کے ساتھ چٹان کی طرح کھڑے ہوئے ہیں۔ مشکلات ہوں گی، مشکلات ہیں لیکن سب سے آسان ہوتا ہے آسان راستہ چننا۔

just 2 more minutes سے اگر آج عمران خان جیل میں ہے تو وہ بڑی آسانی سے and I am done بڑی آسانی سے جیل سے باہر آسکتے ہیں۔ وہ کیسے، جس طرح سے نواز شریف صاحب باہر آئے، جس طرح زرداری صاحب واپس آئے، باہر گئے۔ عمران خان نے اس ملک میں رہنا ہے کیونکہ اگر وہ جیل میں ہے تو پاکستان کی عوام کے لیے ہے، وہ اپنی ذات کے لیے نہیں ہے۔ اگر اپنی ذات کا ہوتا تو آج اس نے بھی کوئی contract sign کیا ہوتا، سعودیہ چلا گیا ہوتا، انگلینڈ یا دبئی چلا گیا ہوتا لیکن وہ ایک محب وطن پاکستانی ہے، وہ ایک محب وطن لیڈر ہے اور باوجود اس کے کہ آپ اس کو ایک دہشت گرد کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ سارے مقدمات میں تو آپ نے انجام دیکھ لیا، ہم قانونی جنگ بھی لڑتے رہے، ہم سیاسی جنگ بھی لڑتے رہے کیونکہ ہم سیاسی لوگ ہیں اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ پاکستان کے سیاسی استحکام اور معاشی ترقی کے لیے اگر کوئی شخص ہے، وہ کنجی اڈیالہ جیل قیدی نمبر 804 کے پاس ہے۔ آپ اس کے ساتھ ایک جمہوری رویہ اختیار کریں، ہم کوئی request نہیں کر رہے ہیں، معافی نہیں مانگ رہے ہیں۔ بات رہی cases کی، تو وہ ہم لڑتے رہیں گے۔ اس وقت عمران خان نے پاکستان کو متحدر رکھا ہوا ہے، اس پاکستان کی عوام کو خاص طور پر پاکستان کی youth کو، اس موقع کو نہ جانے دیں اور ایک sanity prevail کرائیں۔ جہاں پر ایک رواداری ہو، اس میں کوئی قانون کی respect ہو، پارلیمان کی respect ہو اور پارلیمان کی respect تب ہو گی جب ہم ان قوانین اور آئین کے اندر کام کرتے رہیں گے، بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ آپ تشریف رکھیں، میں بات کر رہا ہوں۔ میں نے announcement کرنا تھا۔ سینیٹر ایمل ولی صاحب، ماحول کو بہتر رکھنا ہے۔

Senator Aimal Wali Khan: Sir, I with regard to the Opposition Leader want to move the following resolution: -

کہ پختونخوا کے 2024 کے انتخابات کے finger print verification سب حلقوں کی کرائی جائے۔ اگر 50 فیصد سے کم دھاندلی ہوئی تو میں چپ رہوں گا، اگر 50 فیصد سے زیادہ دھاندلی ہوئی تو پھر دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ آپ تشریف رکھیں، براہ کرم اپنی نشست سنبھال لیں، آپ interpret نہیں کر سکتے۔

I appreciate the role of Opposition and the Treasury benches for fully participating in yesterday’s special Session of the Senate. For my counterpart, Russian counterpart’ it was a very successful Session. It has enhanced the stature of the Upper House, it was a good team work, thank you. Now I give the floor to Senator Kamil Ali Agha.

Motion Under Rule 263 moved for dispensation of rules

Senator Kamil Ali Agha: Thank you sir, it is here by moved under Rule 263 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, that the requirement of Rule 41 of the said Rules regarding question hour be dispensed with for today’s sitting of the Senate.

(Interruption)

Mr. Chairman: I now put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The Motion is carried. Leader of the Opposition, I will request and will follow the total agenda.

Minister has to leave and please permit that he should .....

(Interruption)

Mr. Chairman: Yes, please.

سینیٹر سید شبلی فراز: ایسی بات ہو رہی ہے جس میں ہم سینیٹر دنیش کمار کو totally support کرتے ہیں۔ انہوں نے ہمیشہ آواز اٹھائی ہے، یہ کوئی پہلی بار ہوتا تو ہم کہہ دیتے کہ جی ٹھیک ہے۔ لیکن ہم نے یہ دیکھا ہے کہ یہ روایت بن گئی ہے اور منسٹرز آتے ہی نہیں ہیں۔ انہوں نے بالکل درست کہا ہے کہ یہ ایک ایسا instrument ہے، ایک ایسا طریقہ ہے جس میں آپ حکومت کی oversight performance or the lack of it پر آپ بات کر سکتے ہیں۔ جناب! یہ بات نہیں ہے، بے قاعدہ بات ہوئی ہے اور آخر میں ہم دعا کرکے اس کو بخشوانے کی کریں تو میرا خیال ہے کہ ہم اس کا حصہ نہیں بنے گے۔

جناب چیئرمین: اس میں آپ کو تھوڑی سی گزارش کر دوں کہ اس وقت simultaneously اجلاس چل رہے ہیں، آج PGA کی meeting بھی ہو رہی ہے اور اس کے لیے سب منسٹر صاحبان وہاں گئے ہیں تو ان شاء اللہ I will ensure کہ ایسا نہ ہو۔

(Interruption)

<u>Pointing out of quorum</u>

(At this stage, Senator Danesh Kumar pointed out the quorum)

جناب چیئرمین: Count to be made. House of Commons میں بھی quorum کی بات نہیں ہوتی۔

(Count was made)

Mr. Chairman: The House is in quorum.

Leave of Absence

Mr. Chairman: Senator Dr. Zarqa Suharwardy Taimur has requested for the grant of leave for the whole current 343rd Session due to personal engagements. Is leave granted?

(Leave was granted)

Mr. Chairman: Senator Mir Dostin Khan Domki, please no interference. You talk too much, please take your seat.

جمہوریت آپ کے ساتھ نہیں ہے۔

Senator Mir Dostain Khan Domki has requested for the grant of leave for 26th and 27th October, 2024 due to personal engagements. Is the leave granted?

(Leave was granted)

Mr. Chairman: Senator Jan Muhammad has requested for the grant of leave for 22nd October, 2024 till the conclusion of the current Session due to personal engagements. Is the leave granted?

(Leave was granted)

Mr. Chairman: Senator Saadia Abbasi has requested for the grant of leave for 22nd to 29th October, 2024 due to personal engagements. Is the leave granted?

(Leave was granted)

Mr. Chairman: Senator Fawzia Ahshad has requested for the grant of leave for 17th to 25th October, 2024 due to personal engagements. Is the leave granted?

(Leave was granted)

Mr. Chairman: Senator Sarmad Ali has requested for the grant of leave for 22nd to 28 October, 2024 due to visit abroad. Is the leave granted?

(Leave was granted)

Mr. Chairman: Senator Faisal Saleem Rehman has requested for the grant of leave for the 13th to 16th September, 2024 during the 342nd Session and for the whole current Session due to personal engagements. Is the leave granted?

(Leave was granted)

Mr. Chairman: Senator Irfan-ul-Haque Siddiqui has requested for the grant of leave from 25th to 31st October, 2024 due to official visit abroad. Is the leave granted?

(Leave was granted)

Mr. Chairman: Senator Muhammad Humayun Mohmand has requested for the grant of leave for 17th October, 2024 due to personal engagements. Is the leave granted?

(Leave was granted)

Mr. Chairman: Senator Palwasha Mohammad Zai Khan has requested for the grant of leave for 20th October, 2024 due to personal engagements. Is the leave granted?

(Leave was granted)

Mr. Chairman: Order No. 10. Rana Tanveer Hussain, Minister for National Food Security and Research, please move Order No. 10.

رانا تنویر حسین (وزیر برائے نیشنل فوڈ سیکورٹی اینڈ ریسرچ): جناب والا! سب سے پہلے میرے خیال میں قائد حزب اختلاف نے جو تقریر کی ہے۔۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ اپنا کام کریں۔

رانا تنویر حسین: ہم اپنا right reserve رکھتے ہیں، بھاگ گئے ہیں۔ میرے خیال میں کسی وقت آئیں گے تو جواب دیں گے۔

(اس موقع پر اپوزیشن اراکین واک آؤٹ ختم کرکے ایوان میں واپس آ گئے)

Mr. Chairman: Thank you.

Consideration and passage of [The Seed (Amendment) Bill, 2024]

Rana Tanveer Hussain: Sir, I move that the Bill further to amend the Seed Act, 1976 [The Seed (Amendment) Bill, 2024], as passed by the National Assembly be taken into consideration at once.

Mr. Chairman: Is it opposed?

Rana Tanveer Hussain: Not opposed.

Mr. Chairman: It has been moved that the Bill further to amend the Seed Act, 1976 [The Seed (amendment) Bill, 2024], as passed by the National Assembly be taken into consideration at once.

(Interruption)

جناب چیئرمین: وہ important تھا، آپ سے اجازت لی۔

سینیٹر سید شبلی فراز (قائد حزب اختلاف): جناب چیئرمین! وہ میرے colleague ہیں، ایسے طریقہ کار نہ بنائیں، اسے کسی نے نہیں پڑھا۔ ہم کیسے اسے vote کر دیں؟

جناب چیئرمین: آج کر دیں۔

سینیٹر سید شبلی فراز: جناب چیئرمین! یہ طریقہ کار ختم ہونا چاہیے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔

سینیٹر سید شبلی فراز: جناب والا! یہ custom, principle ڈالیں کہ ایک چیز کو طریقے سے کیا جائے۔ اس میں کیا political opposition ہے، اس Bill میں political opposition ہے ہی نہیں ہے، it's matter of principle کہ آپ کو یہ standing committee میں بھیجنا چاہیے، پھر standing committees کس فائدے کے لیے ہیں، صرف allowances لینے کے لیے ہیں؟

جناب چیئرمین: Rule 121 کے مطابق since it was not opposed, میں نے اس لیے put کیا ہے۔

سینیٹر سید شبلی فراز: جناب والا! آپ سے ایک request ہے کہ تھوڑا سا اونچا بولیں کیونکہ ہم سن نہیں سکتے ہیں، بعض اوقات آپ دل میں باتیں کر رہے ہوتے ہیں اور آپ توقع کرتے ہیں کہ ہم انہیں سنیں۔

جناب چیئرمین: میں نے کہا کہ according to Rule 121 any member can move. جب move ہوا تو میں نے پوچھا۔

سینیٹر سید شبلی فراز: جناب والا! اس وقت ہم middle of the walk out تھے۔

جناب چیئرمین: نہیں، نہیں آپ کو بلا لیا اور میں نے thank you کہا۔

سینیٹر سید شبلی فراز: نہیں، نہیں آپ thank you اس لیے کر رہے ہیں کہ ہم واپس آ گئے ہیں۔

جناب چیئرمین: اس میں یہ ہے کہ he was justified وہ اُدھر گئے، ہم نے بلایا، آپ تشریف لائے، میں نے thank you بھی کیا۔ جب میں نے move کیا اور پوچھا کہ is it opposed, no one oppose it.

سینیٹر سید شبلی فراز: جناب والا! ہم ایسا کیوں کر رہے ہیں؟ آپ کو as a Chairman یہ فیصلہ کرنا چاہیے۔

Mr. Chairman: Let me take the sense of the House.

سینیٹر سید شبلی فراز: جناب چیئرمین! rules کی تو بہت violation ہوئی ہے اور یہ تو کوئی بات ہی نہیں ہے۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: No cross talk. Now I put it to the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is adopted. We may now take up the 2nd reading of the Bill, i.e., clause by clause consideration of the Bill. Clauses 2 to 24. There are no amendments in clauses 2 to 24. So I put these clauses before the House as one question. The question is that clauses 2 to 24 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clauses 2 to 24 stands part of the Bill. We may now take up the Clause 1, the Preamble and the Title of the Bill. The question is that Clause 1, the Preamble and Title do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 1, the Preamble and the Title stands part of the Bill. Rana Tanveer Hussain, Minister for National Food Security and Research, please move Order No. 11.

Rana Tanveer Hussain: Sir, I move that the Bill further to amend the Seed Act, 1976 [The Seed (Amendment) Bill, 2024], be passed.

Mr. Chairman: It has been moved that the Bill further to amend the Seed Act, 1976 [The Seed (Amendment) Bill, 2024], be passed.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is adopted and the Bill stands passed. Order No. 8. Senator Azam Nazeer Tarar, Minister for Law and Justice, on his behalf Rana Tanveer Hussain, please move Order No. 8.

Introduction of [The Legal Aid and Justice Authority (Amendment) Bill, 2024]

Rana Tanveer Hussain: Sir, I on behalf of Minister for Law and Justice, move that the Bill further to amend the Legal Aid and Justice Authority Act, 2020 [The Legal Aid and Justice Authority (Amendment) Bill, 2024], as

passed by the National Assembly, be taken into consideration at once.

Mr. Chairman: It has been moved that the Bill further to amend the Legal Aid and Justice Authority Act, 2020 [The Legal Aid and Justice Authority (Amendment) Bill, 2024], as passed by the National Assembly, be taken into consideration at once. Minister Sahib.

رانا تنویر حسین: جناب والا! یہ قومی اسمبلی سے pass ہے اور یہ چھوٹی سی بات ہے۔ جی منسٹر صاحب۔ Explain کریں۔

جناب رانا تنویر حسین: (وفاقی وزیر برائے نیشنل فوڈ سیکورٹی اینڈ ریسرچ) جناب، یہ National Assembly سے pass ہوا ہے اور یہ ایک چھوٹی سی بات ہے۔ میں شبلی صاحب سے گزارش کروں گا کہ یہ ایک legal aid کا Rules of Business میں پہلے یہ Ministry of Law and Justice کے پاس ہے لیکن کسی بھی وجہ سے پچھلے time میں یہ Human Rights کے پاس چلا گیا تھا تو وہاں اس کی implementation پر کافی difficulty آتی ہے۔ جب بھی کسی needy یا کسی deserving بندے کو legal aid کے لیے ضرورت پڑتی ہے یا مدد چاہیے ہوتی ہے تو اس میں کافی لمبا procedure ہو جاتا ہے۔ چونکہ Law and Justice اس کی focal ministry ہے ، تو ہم اُدھر اس کو صرف place کر رہے ہیں۔

یہ بہت معمولی سی بات ہے۔ Rules of Business پہلے ہی ہے اور کسی بھی function کی جو placement ہوتی ہے وہ through Rules of Business ہی ہوتی ہے کیونکہ اس وقت Act میں یہ بات چلی گئی تو اس لئے اُس Act میں amendment کر رہے ہیں تاکہ Act prevail کرتا ہے rules پر۔ تو rules کے مطابق پہلے ہی Law and Justice کے پاس ہے۔ تو یہ چھوٹی سی amendment ہے اگر یہ ہو جائے گی تو زیادہ بہتر اور smooth ہو جائے گا۔

Mr. Chairman: Let’s take the point of view of the Leader of the Opposition please.

سینیٹر سید شبلی فراز: دیکھیں رانا صاحب، منسٹر صاحب! ہمارا کوئی ذاتی اختلاف تو ہے نہیں۔ بات یہ ہے کہ ہم ایک اصول کو follow کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کسی بھی ملک میں کوئی بھی آئین، آپ ہم سے نہ پوچھیں بلکہ اپنے کسی colleague سے بھی پوچھ لیں کہ آیا! یہ ترمیم انہوں نے پڑھی ہے؟ اس کا concept کیا ہے؟ کیا ہم اس میں improvement نہیں کر سکتے۔ آیا یہ argument کہ National Assembly میں pass ہوا ہے تو اس لیے ہم بھی اس کو pass کر دیں۔ Sir, we are not a post office, we have to, ہم اس کو improve ہی کریں گے نا۔ ہم اس کو کوئی بگاڑیں گے تو نہیں۔ Majority آپ لوگوں کی ہے۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ ایک طریقہ بن جائے، ایک principle بن جائے کہ جو Bill introduce ہوتا ہے اس پر Standing Committees بنی ہی اِسی لیے ہیں کہ اس میں چاہے چھوٹی amendment ہو، ویسے چھوٹی amendment اور بڑی amendment کی تو مجھے سمجھ ہی نہیں آئی، لیکن کون سی ایسی emergency ہے جس میں کہ آپ اس process کو circumvent کرنا چاہتے ہیں۔

Mr. Chairman: I agree with you.

(Interruption)

Mr. Chairman: Please don’t speak when the Leader of the Opposition is speaking. Bill stands referred to the Standing Committee concerned.

(Interruption)

Mr. Chairman: It has been referred to the Standing Committee. Order No.04, Senator Pervaiz Rashid, Chairman Standing Committee on Communications may move Order No.04.

Motion under Rule 194 (1) moved by Chairman Standing Committee on Communications regarding the problems being faced by the commuters due to non-availability of dedicated access from M-1 section to the Islamabad International Airport

Senator Pervaiz Rashid: I, Chairman, Standing Committee on Communications, move under sub-rule (1) of Rule 194 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, that the time for presentation of report of the Committee on the subject matter of a Calling Attention Notice raised by Senator Mohsin Aziz on 30th August, 2024, regarding issue of problems being faced by the commuters travelling from Punjab and Khyber Pakhtunkhwa to Islamabad International Airport due to non-availability of dedicated access from M-1 section to the Airport, may be extended for a period of sixty working days with effect from 30th October, 2024.

Mr. Chairman: I now put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is carried. Order No.05. Senator Qurat-Ul-Ain Marri, Chairperson, Standing Committee on Planning, Development and Special Initiatives…

سینیٹر پرویز رشید: جناب! تین نمبر رہ گیا ہے۔آپ نے Order No.04 کہا تھا جو میں نے پڑھ لیا ہے۔ Order No.03 رہ گیا ہے۔ یہ بھی ایک extension کے لیے request ہے۔

Mr. Chairman: Order No.03. I don't have Order No.03. OK. Actually, Saleem Mandviwalla sahib was presiding earlier, I don't know the sequence. Senator Pervaiz Rashid, please move Order No.03.

<u>Motion under Rule 194 (1) moved by Chairman Standing Committee on Communications regarding alarming numbers of fatalities on Highways of Balochistan due to their deteriorating conditions</u>

Senator Pervaiz Rashid: I, Chairman, Standing Committee on Communications, move under sub-rule (1) of Rule 194 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, that the time for presentation of report of the Committee on the subject matter of a Calling Attention Notice raised by Senator Samina Mumtaz Zehri on 4th July, 2024, regarding alarming statistics revealed by the Balochistan Medical Emergency Response Center (BMERC) according to which during the last five years over 46,000 accidents have occurred on Highways of Balochistan due to their deteriorating conditions which resulted into deaths and injuries to thousands of commuters, may be extended for a period of sixty working days with effect from 4th November, 2024.

Mr. Chairman: I now put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is carried. Order No.05. Senator Khan Zada Sahib on behalf of Senator Qurat-Ul-Ain please move Order No.05.

Motion under Rule 194 (1) moved on behalf of Chairperson Standing Committee on Planning, Development and Special Initiatives on [The China Pakistan Economic Corridor Authority (Amendment) Bill, 2022]

Senator Zeeshan Khan Zada: I, on behalf of Senator Qurat-Ul-Ain Marri, Chairperson, Standing Committee on Planning, Development and Special Initiatives' move under sub-rule (1) of Rule 194 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, that the time for presentation of report of the Committee on the China Pakistan Economic Corridor Authority (Amendment) Bill, 2022, introduced by Senator Mohammad Abdul Qadir on 7th February, 2022, may be extended for a period of sixty days with effect from 1st November, 2024.

Mr. Chairman: I now put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is carried. Order No.06. Senator Fawzia Arshad on behalf of Amir Waliuddin Chishti, Chairman, Standing Committee on National Health Services, Regulations and Coordination, please move Order No.06.

Presentation of the Report of the Standing Committee on National Health Services, Regulations and Coordination on [The Universal Health Coverage Bill, 2024]

Senator Fawzia Arshad: I, on behalf of Senator Amir Waliuddin Chishti, Chairman, Standing Committee on National Health Services, Regulations and Coordination, present report of the Committee on the Universal Health Coverage Bill, 2024, introduced by Senator Sania Nishtar on 26th February, 2024.

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No.07. Senator Mohsin Aziz, Chairman, Standing Committee on Power may move Order No.07. Who will move on his behalf? Leader of the opposition please.

Presentation of the Report of the Standing Committee on Power regarding faulty meter-reading and overbilling of electricity bill by LESCO

Senator Syed Shibli Faraz: I, on behalf of Senator Mohsin Aziz, Chairman, Standing Committee on Power, present report of the Committee on a point of public importance raised by Senator Palwasha Mohammed Zai Khan, regarding faulty meter-reading and overbilling of electricity bills and inappropriate behavior of officers of LESCO towards the complainants/consumers.

Mr. Chairman: Report stands laid.

Order No.12. Senator Muhammad Aurangzeb, Minister for Finance and Revenue move Order No.12. On his behalf Minister for Industries may move.

Laying of the Annual Report of the Board of Directors of State Bank of Pakistan on the state of Pakistan's Economy for the Financial Year 2023-24

Mr. Rana Tanveer Hussain (Minister for Industries and Production): On behalf of Senator Muhammad Aurangzeb, Minister for Finance and Revenue, I lay before the Senate the Annual Report for the Financial Year 2023-24 of the Board of Directors of State Bank of Pakistan on the state of Pakistan's Economy, as required under sub-section (2) of section 39 of the State Bank of Pakistan Act, 1956.

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No.13. Senator Muhammad Aurangzeb, Minister for Finance and Revenue move Order No.13. On his behalf Minister for Industries may move.

Laying of the Governor's Annual Report on the achievements of the Bank's objectives, conduct of monetary policy, state of the economy and the financial system for the Financial Year 2023-24

Mr. Rana Tanveer Hussain: On behalf of Senator Muhammad Aurangzeb, Minister for Finance and Revenue, I lay before the Senate the Governor's Annual Report for the Financial Year 2023-24 on the achievements of the Bank's objectives, conduct of monetary policy, state of the economy and the financial system, as required under sub-section (1) of section 39 of the State Bank of Pakistan Act, 1956.

Mr. Chairman: Report stands laid. Yes, Leader of the Opposition.

سینیٹر سید شبلی فراز: Election Commission of Pakistan کی report lay ہوئی تھی، especially ہم نے اس پر کئی مرتبہ request بھی کی ہے لیکن somehow جب تک ان کی performance discuss نہیں ہو گی تو یہ کوئی ایسے نہیں ہے کہ ان کی دی ہوئی report یا انہوں نے جو بھی کہا ہے، ہم اس کو مان لیں۔ ہم اس پر سوالات پوچھ سکتے ہیں، اس کو discuss کر سکتے ہیں۔ اس لیے میری request ہو گی کہ یہ بھی ایک طریقہ ہے کہ جس میں پارلیمان اپنی presence کو feel کرائے اور ان کو سمجھ آئے کہ these are not just books to be laid, they are to be discussed and evaluated.

Mr. Chairman: Senator Saleem Mandviwala, though you are not the government…

سینیٹر سلیم مانڈوی والا: جناب چیئرمین! it has nothing to do with the Government, میں Leader of the Opposition کی بات کو appreciate کرتا ہوں اور میں آپ کو recommend بھی کرتا ہوں کہ یہ report Finance Committee میں بھجوا دیں۔ وہاں پر ہم اس کو discuss کر کے پھر House میں report دے دیں گے۔

Mr. Chairman: You can discuss it with the Leader of the Opposition.

سینیٹر سلیم مانڈوی والا: جی، جی جناب۔

Mr. Chairman: The House stands adjourned to meet again on Friday, the 1st November, 2024 at 10:30 a.m.

(The House was then adjourned to meet again on Friday, the 1st November, 2024 at 10:30 a.m.)